Regd. L. No. 5588

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح
ربوہ

فروری ۱۹۵۱

قیمت فی پرچہ	سالانہ چندہ
۷ آنے	۵ روپئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

درخواستِ دُعا ۔ میری سہیلی رعنا اپنی آنکھ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے ۔ تمام مصباحی بہنوں سے دُعا کی درخواست ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو صحت دے ۔ تا وہ اپنی تعلیم پُوری کر سکے ۔ نیز میں بھی اپنی صحت کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں ۔

سہیلہ خاتون ۔ بھاگل پوری

شکریہ ۔ عاجزہ امتحان ٹیچرز ٹریننگ میں نہایت عمدہ نمبروں پر پاس ہو گئی ہے ۔ تمام ان احمدی بہنوں اور بھائیوں کا جنہوں نے عاجزہ کے لئے دعا کی تھی ۔ مصباح کے ذریعہ شکریہ ادا کرتی ہوں ۔

بلقیس سعید

وِلادت ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بہن امۃ الرشید اہلیہ چودھری محمد حسن صاحب کو ۲۲ کو لڑکی عطا فرمائی ہے تمام مصباحی بہنوں سے درخواست ہے ۔ کہ وہ بچہ و زچہ کی صحت و درازئ عمر کے لئے دعا فرمائیں ۔

امۃ الحفیظ چک نمبر ۲۳ ۔ جنوبی

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری باجی صفیہ خانم صاحبہ اہلیہ چودھری عنایت اللہ صاحب کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ نیز میری آپا جان زکیہ خانم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب کے ہاں ۵ ر جنوری سنہ ۵۱ کو دوسرا فرزند تولد ہوا ہے ۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے ۔ کہ نومولود کے نیک خادمِ دین اور عمر دراز ہونے کے لئے دُعا فرمائیں ۔

محمودہ ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

مصباح ربوہ

زیر نگرانی
سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ربوہ

مدیرہ
امۃ اللہ خورشید

نمبر ۱۱	بابت ماہ تبلیغ ۱۳۳۰ ہجری شمسی / ماہ فروری ۱۹۵۱ء	جلد ۲۳/۱

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ
(کی)

احمدی مستورات کو نصائح

صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فہرست مضامین

شذرات ۔۔۔ صفحہ نمبر ۲

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔۔۔ صفحہ ۴

لا تقنطوا (نظم) ۔ محترم مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی ۔۔۔ صفحہ ۱۷

اے میرے پیارے بتا تو کسطرح خوشنود ہو ۔ تصنیف نزہت صاحبہ ۔۔۔ صفحہ ۱۸

السلام علیکم ۔ امۃ الحفیظ صاحبہ بوبینو ۔۔۔ صفحہ ۲۱

عورتوں کیلئے حضرت عائشہؓ کی تعلیم و تربیت کا بے مثال نمونہ
امۃ اللطیف صاحبہ انیس ۔۔۔ صفحہ ۲۳

ہر دم تغیر اک نیا قدرت کا انگیز مشغلہ ۔ محترمہ شمیم صاحبہ ۔۔۔ صفحہ ۲۶

بدظنی سے بچنے کے طریق ۔ عائشہ صاحبہ ترکی ۔۔۔ صفحہ ۲۸

آنحضرت صلعم کے احسانات صنف نازک پر ۔ از محمودہ ملتان ۔۔۔ صفحہ ۲۳

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ۔ ممتاز بیگم چودھری ظفر محمد صاحب ۔۔۔ صفحہ ۳۵

چراغ الدین جمونی ۔ از فاروقی صاحب ۔۔۔ صفحہ ۲۴

تاریخ اسلام سے ایک ورق ۔ محمودہ بیگم صاحبہ ۔۔۔ صفحہ ۳۹

یادِ رفتگان ۔۔۔ صفحہ ۳۷

کشیدہ کاری ۔۔۔ صفحہ ۴۰

شیخ خورشید احمد منشاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائل پور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ہماری تنظیم۔ لجنہ اماء اللہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے احمدی خواتین کی تنظیم کے لئے لجنہ اماء اللہ کو قائم فرمایا۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ماتحت ہر جماعت میں احمدی خواتین کی لجنہ ہو۔ اور عورتیں دینی تربیت حاصل کر کے اسلام کی تبلیغ میں حصہ لیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ماتحت تمام لجنات کا منظم ہونا اور تربیت و تبلیغ میں حصہ لینا لازمی ہے۔ عورتیں اپنے اموال سے دین اسلام کی اشاعت کے لئے چندہ دیکر بھی ثواب حاصل کرتی ہیں۔ لیکن تنظیم و تبلیغ کے بغیر یہ ثواب مکمل نہیں ہو سکتا۔ حق یہی ہے۔ کہ ابھی تک ہماری تنظیم مکمل نہیں اور لجنات پوری مستعدی سے اپنے فرائض کو ادا نہیں کر رہیں لیکن تاہم سلسلہ احمدیہ کے دشمن اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ اور وہ دوسری مسلمان خواتین کو اسی طرح منظم ہونے کی تلقین کر رہے ہیں۔

احرار کا اخبار "آزاد" لکھتا ہے :-

"مرزائی عورتوں نے لجنہ اماء اللہ کے نام سے اپنی علیحدہ تنظیم کر رکھی ہے۔ اور وہ عورتوں میں مرزائیت کی تبلیغ کر رہی ہیں ...... میں اپنی بہنوں سے عرض کرونگا۔ کہ وہ اپنی نوع کی انسانیت کو اسی فتنہ ءِ مرتد سے بچانے کے لئے منظم ہو کر کام کریں۔ تبلیغ اسلام کے پاکیزہ مشن میں جانفشانی سے کام کریں"۔ (۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء)

اس اقتباس کو پڑھکر احمدی عورتوں کو اپنا فرض پہچاننا چاہیئے اور اپنی تنظیم کو مضبوط تر بنا کر خواتین میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر جگہ کی بہنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ صداقت کا پیغام جسے ماننے کی اللہ تعالےٰ نے انہیں توفیق بخشی ہے۔ اسے ان بہنوں تک پہنچائیں جو ہنوز اس آسمانی آواز کے سننے اور ماننے سے محروم ہیں

ہماری مسجد

مسجد بنانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ " مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ " کہ جو شخص خدا کے لئے مسجد تعمیر کریگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا۔ گویا عام مسجد کا بنانا بھی بڑی نیکی ہے لیکن کفرستان میں خدا کے گھر کا قائم کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی نوازش سے کئی برس پیشتر احمدی خواتین کو یہ توفیق ملی۔ کہ انہوں نے اپنے چندہ سے یورپ کے شہر لندن میں ایک عالی شان مسجد تعمیر کی۔ جہاں سے پانچوں وقت اللہ اکبر کی ندا بلند ہو رہی ہے اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احمدی عورتیں اپنے چندہ سے ہالینڈ میں ایک اور مسجد قائم کریں۔ یورپ براعظم میں یہ دوسری مسجد ہوگی۔ جو صرف احمدی عورتوں کے چندہ سے تعمیر ہوگی۔ یورپ کے لوگ غلط طور پر کہتے تھے۔ کہ اسلام عورت میں روح کا قائل نہیں۔ لیکن احمدی خواتین کے یہ کارنامے ان پر اتمام حجت کریں گے۔ گویا ان مسجدوں کا قیام دوہرے ثواب کا موجب ہے۔ احمدی بہنوں کا فرض ہے۔ کہ جلد سے جلد مسجد ہالینڈ کا چندہ ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔

تربیت اولاد

اسلام نے عورت کا اہم ترین ذمہ داری تربیت اولاد قرار دی ہے اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اچھی مائیں ہی اولاد کو جنت کا مستحق بناتی ہیں: ظاہر ہے۔ کہ ماں سے تربیت پانے کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کا یہ بھی مطلب ہے۔ کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے بچپن کی درست تربیت بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ پس ماں کا اصل مقام اس ذمہ داری کی ادائیگی میں ہے جب تک مائیں اپنے بچوں کی صحیح اسلامی ماحول میں پرورش نہ کریں گی۔ وہ بڑے ہو کر اسلام کے سچے خادم نہیں بن سکتے

کراچی میں موتمر عالم اسلامی (مسلمان ممالک کی کانفرنس) کے حالیہ اجلاس میں زنانہ اجلاس کی صدر اور ایرانی وفد کی رکن سیدہ ماہ منیر نفیس الجزائری نے تقریر کرتے ہوئے مسلمان خواتین کو کہا کہ:۔

"آپ کی سب سے اولین ذمہ داری یہ ہے۔ کہ مستقبل کے لئے نیک مخلص اور شریف بچوں کو تربیت دیں۔ اسلام کے موجودہ پیرو گزشتہ نسلوں کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ اور اس زمانہ کے مسلمان مردوں اور عورتوں کا یہ فرض ہے۔ کہ اپنے مذہب کی حفاظت اور مضبوطی میں نمایاں حصہ لیں۔ اگر مسلمان مردوں پر اسلامی ممالک کے دفاع اور ان کی سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تو ہم مسلمان خواتین کے کندھوں پر بھی بہت سی ذمہ داریوں کا بار پڑتا ہے۔ جن میں سب سے اولین ذمہ داری مستقبل کے لئے نیک اور مخلص پود کو پروان چڑھانا ہے۔ ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق نئی نسلوں کو تعلیم کی نعمت سے بہرہ ور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔" (نوائے وقت ۱۲ فروری)

اسلامی تعلیمات کے مطابق بچوں کی تربیت اور تعلیم تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ تربیت کرنے والی مائیں اسلام کی تعلیم سے پورے طور پر واقف ہوں۔ اور اسکے مطابق عمل پیرا ہوں۔ لہذا مستقبل کی درستی کے لئے ہر مسلمان عورت کا فرض ہے۔ کہ خود دین حنیف کو اچھی طرح سیکھے۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو بنائے تاکہ بچہ جو فطرتاً نقال ہوتا ہے۔ ماں کے نیک اطوار کو خود بخود اپنا لے اور جو باتیں بچپن میں لفظی طور پر سکھانے کی ہوتی ہیں۔ مائیں اچھے پیرایہ میں بچوں کو سکھا سکیں۔ گویا بچوں کی اصلاح اور بہتر تربیت کرنے کے لئے ماؤں کا اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور ہونا ضروری ہے۔ مسلمان خواتین اس فرض کی ادائیگی کے ساتھ ہی اپنی ذمہ داری سے (بقیہ صـ۷ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا کیا ہے؟

پیشکردہ حضرت اُم داؤد احمد صاحبہ

بعض لوگ حضرت مسیح موعود ؑ کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا کرتے تھے جس کے جواب میں اُن کو تحریر کیا جاتا۔ کہ دعا کی گئی مگر بعد ازاں وہ دوبارہ لکھ دیا کرتے کہ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اور یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو آپ نے دعا نہیں کی۔ یا اگر کی ہے۔ تو توجہ سے نہیں کی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس بارہ میں ایک دن عرض کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ کہ دُعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔

دُعا نہایت نازک امر ہے۔ اور اس کیلئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا رابطہ مستحکم ہو جائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے یا ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے جس طرح شیرخوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اُتار دیتا ہے۔ ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سر بسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔

دُعا کیلئے توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

فرمایا۔ کل بات یہ ہے۔ کہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ کسی کیلئے کامیابی کی راہ نکال دے۔ تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے۔ مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے۔ کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے۔ فرمایا کہ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کیلئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں۔ کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے اور خدا کے رسول کے لئے۔ خدا کی کتاب کیلئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔

اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت کرو

جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ پھر فرمایا۔ کہ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے۔ جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔

(ملفوظات صـ ۳۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدی مستورات کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بروز جمعہ بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء بوقت ۴ بجے شام دفتر لجنہ اماء اللہ میں خطاب فرمایا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے عہدیداروں کو آج جمع کروایا ہے۔ اصل میں تو مرکزی عہدہ دار مراد ہیں لیکن باقی بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ان کے کان میں بھی کچھ پڑ جائے تو اچھا ہے۔

ہر آدمی کچھ نہ کچھ سوچتا ہے۔ تم بھی بعض باتوں کے متعلق سوچتی ہوگی۔ کسی کا باپ یا بھائی بیمار ہوتا ہے۔ یا کسی پر قرضہ ہوتا ہے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر گھر میں سوچنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ خود عورت چونکہ براہ راست ذمہ دار نہیں ہوتی اس لئے وہ سوچتی کم ہے۔ لیکن اس کا خاوند ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور وہ ذکر کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ۔ عربی کے مطابق مذکر جمع کا صیغہ ہے لیکن یہ مونث کے لئے بھی آیا ہے۔ اور عورتیں بھی شامل ہیں۔

سوال یہ ہے کہ تم نے کیا سوچا؟

لجنہ اماء اللہ کو قائم ہوئے ۲۸ سال ہو گئے ہیں یا شاید اس سے زیادہ ایک سال اور ہو گیا ہوگا۔ ۲۸ سال کے عرصہ میں تم نے کیا کوشش کی۔ اور اس بارے میں کیا سوچا۔ سوائے اس کے کہ ایک ہی منہائی چیز تمہارے سامنے آ گئی۔ چندہ تو ایسی چیز ہے۔ جس کا ہر ایک کو شوق ہے۔ کہ لوگ دے رہے ہیں۔ میں بھی دے دوں۔ اور چندہ لینے کا بھی شوق ہوتا ہے۔ جیب میں پیسے ہوں۔ چاہے کسی کے ہوں۔ فقیر بھی مانگتے پھرتے ہیں۔ تم نے فقیروں کی طرح مانگ لیا۔ چندہ جمع کرنا کوئی فن نہیں۔ اصل چیز یہ ہے۔ کہ تم کس قوم کا فرد ہو؟ اور تم نے کیا کام کرنا ہے؟ تم ایک مامور کی جماعت کا فرد ہو۔ اور تم نے اسلام کو دنیا پہ غالب کرنا ہے۔ غالب کرنے کا سوال صدیوں میں نہیں ہوا کرتا۔ ۲۸ سال میں تم نے کیا کیا؟ اگر اس سے ۸ گنے زیادہ یا ۸۰۰ گنے زیادہ کام ہو جائے تو کیا دنیا فتح ہو جائے گی۔ سوائے اس کے کہ کچھ اور چندہ جمع کر لو۔

بعض وقت ایک ایک آدمی چالیس چالیس ہزار چندہ دے دیتا ہے۔ ابھی ایک ہندو نے بنگال سے مجھے دعا کیلئے خط لکھا۔ اس نے ایک ہسپتال کے لئے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے۔

دنیا کی فتح تو قلوب کی فتح کیساتھ ہوتی ہے یہ بھی ایک جنگ ہوتی ہے۔ جنگ اس طرح نہیں ہوتی۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھویں دن جمع ہو گئے۔ اور کچھ ریزولیوشن پاس کر دیئے امریکہ، افریقہ، انگلستان وغیرہ میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ تم نے کتنی جگہوں میں لجنہ قائم کی۔ اور پھر کیا سکیم بنائی۔ کہ اتنے سال میں دنیا فتح کرنی ہے۔

پہلی چیز کو ذہن نشین کروانا ہے۔ ہر ملک کی عورتوں کو ذہن نشین کراؤ۔ کہ تم نے اتنے سال میں ملک فتح کر لینا ہے۔ تمہاری مثال تو ایسی ہے کہ

آئے، بیٹھے اور باتیں کیں اور چلے گئے کسی قسم کا کام بھی لجنہ نہیں کر رہی۔ جو عقل کا کام ہو۔ یہ جنگ کا کام ہے۔ مگر ایک چیز پر بھی تم نے غور کیا؟ جنگ میں تو ایک ایک چیز پر غور کیا جاتا ہے کہ اتنی فوج چاہیئے۔ پھر اتنی فوج لڑنے والی چاہیئے۔ اتنے ڈاکٹر اتنے مزدور، اتنے ہوائی جہاز اور اتنا خرچ ہو گا۔ غرض جرنیل ان تمام باتوں پر غور کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور حکومت رعایا کے سامنے رکھتی ہے۔ تم نے کسی ایک علاقہ کے متعلق بھی کوئی بات سوچی ہے تم نے صرف عزت اور نام کے لئے سیکرٹری مقرر کئے ہوئے ہیں۔ میں نے کتنی دفعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ تمہارا عملہ ٹھیک نہیں۔ سیکرٹری رکھو جو تعلیم یافتہ ہو۔ انگریزی جانتی ہو۔ انگریزی میں خط و کتابت کر سکے۔ عربی جانتی ہو۔ عربی میں خط و کتابت کر سکے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ لجنہ کے اجلاس میں جب کوئی بات پیش ہوتی ہے۔ تو دو چار کھڑی ہو جاتی ہیں۔ کہ روپیہ خرچ ہو گا۔ جو ہا اپنے بل میں جمع کرتا ہے۔ تم بھی روپیہ جمع کرتی ہو۔ کیا چوہے کی طرح روپیہ جمع کرنے کیلئے ہوتا ہے محض باتیں ہیں۔ جب میں جنرل سیکرٹری سے پوچھتا ہوں۔ تو وہ کہتی ہیں بہت کام ہو رہا ہے۔ کسی چھوٹے سے چھوٹے ملک کے متعلق بتاؤ کہ تم نے کیا سکیم بنائی ہے۔ تبلیغ کے لئے لٹریچر کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کئے جائیں۔ یورپ کی عورتیں کام کرنا جانتی ہیں۔ اگر امریکہ کے اندر ایسی انجمن ہوتی۔ تو دنیا میں اس کا نام پھیلا ہوا ہوتا اگر امریکہ والوں سے تمہاری خط و کتابت ہوتی۔ اور تم ان سے پوچھتی۔ کہ تمہیں کس قسم کا لٹریچر چاہیئے۔ اور ان کو ایسا لٹریچر بھجوایا جاتا۔ جن میں عورتوں کے متعلق خاص خاص احکام ہوتے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو سکھاتی۔ اور مردوں سے کہتی۔ کہ تم نے ہمیں یہ احکام نہیں بتلائے تھے لیکن لجنہ نے ہمیں یہ ٹریکٹ بھجوائے ہیں۔ اس طرح ان کے اندر ایک نئی بیداری پیدا ہوتی ہے۔ ہم تبلیغ تبلیغ کہہ کر تھک گئے۔ لیکن تم نے کسی ملک کے لئے نہیں کہا۔ اگر یہ امریکہ میں ہوتا۔ تو وہ جا جا کر ہر ایک کو تبلیغ کرتی کچھ عورتیں مردوں کے ذریعہ سے آتیں۔ اور کچھ مرد عورتوں کے ذریعہ سے آتے۔ کوئی سکیم کسی ملک کے لئے نہیں ہے انگلستان میں صرف ایک سال سے لجنہ قائم ہے اور اس سے بھی کوئی واسطہ نہیں رکھا۔ تم مردوں کا ایک مجموعہ ہو میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ تم اپنی اصلاح کرو۔ ورنہ میں لجنہ توڑ دوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیسہ جمع کر کے چوہوں کی طرح اُوپر بیٹھی ہو۔ تمام دنیا مخالفت کر رہی ہے۔ ہندوستان میں عورتوں ہی کی وجہ سے مخالفت ہوتی ہے۔ کبھی تم نے یہ نہیں کیا۔ کہ ایک وفد ملکر لائل پور، سرگودھا وغیرہ جاتا۔ وہاں کی عورتوں کو اطلاع دیتیں۔ وہ شہر کی معززین اور تعلیم یافتہ عورتوں کو بلائیں۔ اور اس طرح ان سے واقفیت ہوتی۔ پھر ایک کھڑی ہو کر لٹریچر تقسیم کر دیتی۔ ایک سال کے اندر تمام پنجاب میں تغیر آ جاتا۔ اس طرح کچھ عورتیں مخالفت چھوڑ جاتیں، اور کچھ دب جاتیں۔ اور باقی مان لیتیں۔

اور مردوں کو بھی اصلاح کا موقع دیتیں۔

ہمارے دونو طرف بڑے شہر ہیں۔ اگر سرگودھا اور دوسرے شہروں میں وفد جاتے رہتے۔ تو آتے جاتے یہاں عورتیں ٹھہر جاتیں۔ مرد تو آجاتے ہیں۔ لیکن عورتیں ڈرتی ہیں۔ کہ ہمیں کوئی ملیگا بھی یا نہیں۔ تم نے سوچنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا کہ چندہ جمع کیا۔ اور غلق میں ڈال دیا۔ یا ناول منگوا کر لائبریری میں رکھ لئے اور پڑھ لئے۔ اور اسلام کو کیا چاہیئے۔ تم نے اتنا بڑا احسان کیا۔ اسلام کو صرف اس کی ہی ضرورت تھی۔ اور تم نے اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کیا۔

سوچ سکیمیں بناؤ

زیادہ سے زیادہ سیکرٹری مقرر کرو۔ پاکستان کے لئے ۵ - ۷ سیکرٹری بناؤ۔ جن کے سپرد ۵ - ۵ - ۷ - ۷ ضلعے ہوں۔ باہر کی لجنات کو پارٹی کے لئے تحریک کرو پہلے تو آپس میں واقفیت پیدا کرو۔ اور اُن کو بتاؤ۔ کہ ہم آپ کے ہمسائے ہیں۔ اور آخر میں ایک اُٹھ کر لٹریچر تقسیم کر دے اور پھر آہستہ آہستہ مصباح بھجواؤ۔ پیغامیوں کا تمام خرچ اُن کے لٹریچر پر صرف ایک لاکھ روپیہ لٹریچر پر خرچ کرا اور ایک لاکھ اس زمین سے ملتا ہے جو حکومت نے ان کو دی ہے اور ایک لاکھ غیر احمدیوں سے چندہ وغیرہ ان کی اپنی جماعت کا چندہ تو صرف پچاس، ساٹھ ہزار ہوتا ہے۔ تم اپنا رخ بدلو یا پھر تم اسے بند کر دو۔ یا میں بند کر دونگا۔ یہ مردہ لاش ہے۔ کیڑے پڑے اور بدبودار چیز صحت کو خراب کرتی ہے۔ میری طرف سے نوٹس ہے۔ اپنی اصلاح کر لو۔ ورنہ اس لاش کو گھسیٹنے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے جس کے اندر غیرت پیدا ہو جائے گی۔ اور خدا اُسے توفیق دیگا وہ لجنہ قائم کر کے کام کرے گی۔

بقیہ شذرات

سکیں دکش ہو سکتی ہیں۔ احمدی خواتین کے لئے اسلامی تعلیمات سے واقفیت پیدا کرنے کے بہت سے مواقع ہیں۔ بہنوں کو ان تمام مواقع سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ ان مواقع میں سے ایک موقع یہ ہے۔ کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ماتحت احمدی عورتوں کی دینی تربیت کے لئے ایک کلاس جاری کی جاتی ہے۔ اس دفعہ یہ کلاس مجلس مشاورت کے بعد مارچ کے آخری ہفتہ میں شروع ہوگی۔ بہنوں کو اس میں شرکت کرنی چاہیئے۔ تا وہ دینی معلومات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور ہو سکیں۔

اے چودھویں کے چاند

شام کے وقت چھت پر پہنچتے ہی مشرق کی جانب چودھویں کے چاند کو دیکھا۔ تو ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ وہیں کھڑے کھڑے کچھ اشعار کہہ دیئے۔ جو یاد آسکے ——— وہ درج ذیل ہیں۔ (اکمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے چودھویں کے چاند دریچے سے شرق کے
یہ نور باریاں تری اس ارضِ پاک پہ
یہ ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے
کچھ کچھ جھلک ہے تجھ میں جمالِ حبیب کی
لایا دیارِ یار سے کوئی پیام ہے ؟
ہے روضۂ مسیحِ محمدؐ جو باغ میں
پُر نور سینے معرفتِ حق سے اُن کے ہوں
میرا سلام شوق بھی پہنچا حضور میں
کب تک یہ ٹھوکریں میری قسمت میں ہیں لکھی؟
کب تک یہ کالی رات جدائی کی ہے طویل
کب تک تجھ کو صبر۔ کروں کیسے دل پہ جبر
ہم پر کلا میں پھر ہوا ہے ترا نور جلوہ گر
اب کچھ نہ کچھ ضرور ہو دکھ درد دور ہو
یہ تین سال تین سو سالوں سے بڑھ گئے ہیں

تو سر نکال کر۔ یہ بتا دیکھتا ہے کیا ؟
میرے جہانِ تیرہ کو بھی روشنی جگمگا ؟
نورِ نظر بڑھاتی ہے کیا کیا تری ضیاء
نزدیک ہو کے چاند سا چہرہ مجھے دکھا
میری شبِ فراق کے مونس۔ بتا۔ بتا
ہر شب تو اُس پہ نور کی چادر یونہی چڑھا
درویش جو ہیں حاضرِ دربارِ باصفا
خم ہے سرِ نیاز یہ درگاہِ مجتبیٰ
کب تک رہے گی بادیہ پیمائی اے خدا
کب تک دکھائی دیگا نہ وہ چہرہ چاند سا
بہتر ہے اس سے قبر۔ مرے پیارے رہنما
پہنچا وہیں پہ فضل سے یا قادیاں بُلا
پھر نور کا ظہور ہو۔ اے مُرسلِ ھُدیٰ!
اب شعب و کہف سے ہمیں کروا دیجے رہا

اکمل کا اور کون ہے یارب ترے سوا
کس کو سُنا آ اپنے غمِ دل کا ماجرا

پیارے رہنما۔ مرسل سے مراد خدا تعالیٰ ۔ شعب و کہف ہی معنی غیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

جوابات

حضرت ام داؤد احمد صاحبہ نے عام معلومات سے متعلق کچھ سوالات بھجوائے تھے۔ جو ماہ نومبر ۱۹۶۰ء و جنوری ۱۹۶۱ء کے پرچوں میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اب آپ نے ماہ جنوری کے سوالات کے جوابات ارسال فرمائے ہیں۔ جو افادہ عام کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ ہر احمدی بہن کو ان جوابات کو پوری طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے (مصباح)

سوال ۵ ۔ منارۃ المسیح کی بنیاد کب اور کیوں رکھی گئی۔

جواب ۔ ۱۹۰۰ء میں منارۃ المسیح تعمیر کئے جانے کی تجویز ہوئی۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء میں منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی گئی۔ اور ۱۹۱۵ء دسمبر ۱۹۱۶ء خلافت ثانیہ کے عہد میں اس کی تکمیل ہوئی۔ اس کی تعمیر اس پیشگوئی کے مظہر کا ظہور ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ سفید منارہ کے پاس نزولِ اجلال فرمائیں گے اس منارہ کے ظاہر سے اس روحانی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اس مقام سے لوگ دل کی صفائی حاصل کریں گے۔ اور روحانی نور انہیں حاصل ہوگا۔ اور سورج اسلام کی شعائیں یہاں سے اکناف عالم میں پھیلیں گی۔

سوال ۶ ۔ المصلح موعود کی پیشگوئی کب اور کہاں کی گئی۔

جواب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدائی منشاء کے ماتحت ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے چالیس دن تک ایک علیحدہ مکان میں عبادت اور ذکرِ الٰہی میں وقت گذارا۔ ان ایام میں آپ پر بہت سے انوار سماوی کا انکشاف ہوا۔ اور مصلح موعود کے متعلق الہامات ہوئے۔ جو آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع فرمائے۔ یہ اشتہار سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہے۔

سوال ۷ ۔ بشیر اوّل کون تھا۔

جواب ۔ ۱۸۸۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جسکا نام آپ نے بشیر احمدؑ رکھا۔ جو بعد میں بشیر اول کے نام سے مشہور رہا۔ ۱۸۸۸ء میں یہ لڑکا فوت ہوگیا۔ بعض لوگوں نے اس پر شور مچایا۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی غلط نکلی۔ آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس امر کی وضاحت فرمائی۔ کہ آپ نے کبھی یہ نہیں لکھا۔ کہ یہ وہی موعود لڑکا ہے۔ بلکہ صرف اس قدر لکھا کہ ممکن ہے۔ کہ یہی وہ لڑکا ہو۔ کیونکہ آپ کو اس بارہ میں خدا کی طرف سے کوئی علم نہیں دیا گیا۔ آپ نے ساتھ ہی اعلان فرمایا۔ کہ جس عظیم الشان لڑکے کی مجھے بشارت دی گئی۔ وہ اپنے وقت پر ضرور پیدا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال ۴۵۔ سرمہ چشم آریہ کی تالیف پر روشنی ڈالیں۔

جواب۔ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور منشاء الٰہی کے مطابق چالیس روزہ عبادت کو پورا کر چکے۔ تو آپ اس کے بعد ۲۰ روزہ مزید ہوشیارپور میں ٹھہرے۔ انہی دنوں میں ہوشیارپور کے ایک آریہ ماسٹر مرلی دھر کے ساتھ آپ کا اسلام اور آریہ مذہب کے متعلق مناظرہ ہوا۔ جس میں حضور کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس مناظرہ کے جلد ہی بعد حضور نے سرمہ چشم آریہ تصنیف فرمائی جو ۱۸۸۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب سلسلہ احمدیہ کی بہترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں معجزات خصوصاً معجزہ شق القمر کی حقیقت پر نہایت لطیف بحث کی گئی ہے۔

سوال ۴۶۔ کتاب منن الرحمٰن کا موضوع بحث کیا ہے؟

جواب۔ ۱۸۹۵ء میں آپ کو خداوند تعالےٰ کی طرف سے علم دیا گیا کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے۔ جو دلائل آپ کو عطا ہوئے۔ ان کی تفصیل اور تحقیق کے لیے آپ نے کتاب منن الرحمٰن شائع فرمائی۔ اگرچہ یہ کتاب مکمل نہیں ہو سکی۔ لیکن جس قدر حصہ لکھا گیا ہے۔ اس میں قریباً سب بنیادی اصول آگئے ہیں۔ جنہیں آگے چلا کر اس تحقیق کو مکمل کیا جا سکتا ہے۔

سوال ۴۷۔ لیکھرام۔ آتھم۔ ڈوئی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب۔ پنڈت لیکھرام ایک بدزبان آریہ تھا۔ اپنی بدزبانی کی وجہ سے اس نے آریوں میں بہت مقبولیت حاصل کر لی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہایت بے ادبی سے کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اُس نے اسلام کی صداقت کیلئے نشان کا مطالبہ کیا۔ حضور نے ۱۸۹۳ء میں اسکی ہلاکت کے بارے میں پیشگوئی کی کہ وہ چھ سال کے عرصہ میں ہلاک کیا جائیگا۔ چنانچہ چھ مارچ ۱۸۹۷ء میں پنڈت لیکھرام کسی نامعلوم شخص کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور نہایت عظمت اور ہیبت کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم ایک عیسائی تھا۔ امرتسر میں اسلام اور مسیحیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سے مناظرہ ہوا۔ جنگ مقدس اسی مناظرہ کی روئیداد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آتھم کے متعلق ۵ رجون ۱۸۹۳ء میں ایک زبردست پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو اپنی شرائط کے مطابق پوری ہوئی۔

ڈوئی۔ ڈوئی امریکہ کا باشندہ تھا۔ اس نے نبی ہونیکا دعویٰ کیا۔ اور ساتھ ہی پیشگوئی کی۔ کہ خداوند یسوع مسیح کے نازل ہونے کا وقت قریب ہے۔ اس نے یہ بھی پیشگوئی کی کہ وہ اسلام کو تباہ کر دیگا۔ (نعوذباللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اس کے دعویٰ اور پیشگوئی کے متعلق علم ہوا۔ تو آپ نے اس کے مقابلہ میں پیشگوئی فرمائی۔ کہ ڈوئی ناکام و نامراد ہوگا۔ چنانچہ ڈوئی پر فالج گرا۔ اس کے مرید اس سے بدظن ہو گئے۔ خود اسکی بیوی اس کے مخالف ہوگئی۔ غرض وہ نہایت ذلت و خواری کے ساتھ ناکامی کی موت مرا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال ۴۳۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایک مشہور سفروں کا نام بتائیں۔ سب سے لمبا سفر کونسا تھا۔

جواب۔ سفر ہوشیارپور۔ سفر لدھیانہ۔ سفر ملتان۔ سفر جہلم۔ سفر لاہور۔ سفر امرتسر و سیالکوٹ۔ آپ کا سب سے لمبا سفر دہلی ہے۔

سوال ۵۰۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کون تھے؟

جواب۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان ریاست پٹیالہ میں اسسٹنٹ سرجن تھے۔ کئی سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرید رہے۔ لیکن ۱۹۰۶ء میں مرتد ہوگئے۔ ان کے ارتداد کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ نجات کیلئے کسی نبی یا رسول پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ صرف خدا کو مان لینا کافی ہے۔ یہ شخص ملہم ہونیکا دعویٰ کرتا تھا۔ اس نے پیشگوئی کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کے دن ہوگی۔ لیکن خدا نے اسکو جھوٹا کیا۔

سوال ۵۵۔ پانچ صوفیائے کرام کے نام لکھیں۔

جواب۔ (۱) حضرت جنیدؒ (۲) حضرت محی الدینؒ ابن عربی (۳) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی۔ (۴) حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ (۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سوال ۶۳۔ جہاد کی تعریف کیا ہے؟

اسلام کی اشاعت اور اس کے غلبہ کیلئے جدوجہد کرنا اور امام وقت کی ہدایت کے مطابق اسی راہ میں جانی مالی اور لسانی قربانی پیش کرنے کا نام جہاد ہے۔

سوال ۶۴۔ کیا غلامی زمانہ جاہلیت کی یادگار نہیں؟

جواب۔ غلامی یقیناً زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے۔ اسلام نے غلامی کے رواج کو روک دیا۔ اور جو غلام جاہلیت کے زمانہ سے چلے آرہے تھے۔ ان سے حسن سلوک کی ایسی زریں ہدایات دیں۔ جس سے غلامی کا رواج بتدریج گھٹتا چلا گیا۔ ایک طرف تو یہ حکم دیا۔ کہ حُر کو غلام بنانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہے۔ دوسری طرف اسیران جنگ کے متعلق یہ حکم جاری فرمایا۔ کہ اِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً۔ یعنی جنگی قیدیوں کو یا تو احسان کر کے چھوڑ دو۔ یا اُن سے جنگی تاوان وصول کر کے انہیں رہا کردو۔ یہی دو راہیں ہیں۔ تیسری راہ کوئی نہیں۔

سوال ۶۵۔ تعدد ازدواج کا مسئلہ استثناء کی حیثیت رکھتا ہے یا اصل کی؟

جواب۔ اگر ابتلا اور آزمائش کے پہلو کو دیکھا جائے۔ تو تعدد ازدواج کے مسئلہ کی حیثیت اصل حکم کی ہے۔ یہی صورت اس وقت بھی ہوگی۔ جبکہ قومی ضرورت۔ یا جنگی حالات اسکا تقاضا کریں۔ اور اگر عوام کے حالات کو مدنظر رکھا جائے۔ تو پھر یہ مسئلہ استثناء کی حیثیت رکھتا ہے

سوال ۶۶۔ خلفاء اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ ان کے متعلق کیا رائے ہے

جواب۔ دینی خلفاء اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ اُن کا انتخاب اپنے ساتھ ایسے نشان رکھتا ہے۔ کہ انتخاب کرنیوالوں میں سے ہر ایک کا دل مانتا ہے۔ کہ اس انتخاب میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خدا ہے جو اُسے استعمال کر رہا ہے۔

سوال ۶۷۔ سود کی تعریف کیجیے۔

جواب۔ کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا۔ قرض سے جو نفع حاصل کیا جائے۔ وہ سود ہے۔ سود کی یہ تعریف حدیث میں مروی ہے۔

سوال ۶۸۔ جماعت احمدیہ کا مفتی کون ہے۔ ان سے پہلے کون تھے؟

جواب۔ پہلے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی سلسلہ کے مفتی تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور علوم اسلامیہ کے جید عالم تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات سنہ ۱۹۴۷ء میں ہوئی۔ ہجرت کے بعد سنہ ۱۹۴۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی کو سلسلہ کا مفتی مقرر فرمایا۔

حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق

الٰہی بشارت

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت چلی آئی ہے کہ وہ یکے بعد دیگرے اپنے مقدس نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ دنیا کو منور کرتا ہے۔ سو اسی سنت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو آئندہ رونما ہونے والے حالات کے متعلق بذریعہ الہام و کشوف مطلع فرمایا۔ جو اپنے وقت پر پورے ہو کر آپ کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دیتے۔ انہی الہامات میں سے بعض وہ ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات کے ذریعہ پورے ہوئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پا دیں۔ اور وہ جو قبروں میں ـــ بے پڑے ہیں۔ باہر ـــ آدیں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں۔ کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ اور وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنیکے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے۔ مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جسکا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے۔ نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر حضرت اقدس اپنے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا" اس کے بعد حضور سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اسکا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اسکا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اسی سبز اشتہار میں پھر لکھتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق اپنی معیاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"۔ پھر تریاق القلوب صہ۴۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں فرماتے ہیں:۔ سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ جب اس پیشگوئی کی شہرت کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ تب خدا کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔

"اور سراج منیر کے صہ۳۱ پر بایں الفاظ تحریر فرماتے ہیں:۔ "وہ لڑکا پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے"۔ اس کے بعد حقیقۃ الوحی صہ۳۶۰ پر آپ لکھتے ہیں جسکا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔

ان بشارات سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں حضرت امیر المؤمنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا مقام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتنا بلند ہے۔ ایسے بابرکت وجود دنیا کیلئے ایک بہت بڑی رحمت ہوتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں۔ وہ جنہیں یہ مبارک زمانہ نصیب ہوا۔ اور اس پاک خلیفہ کی بیعت و اطاعت کی انہیں

توفیق ملی۔

والسلام

محمودہ عفی عنہا بنت شیخ محمد لطیف صاحب

★ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان۔

زکوٰۃ اور مستورات

ادائیگی زکوٰۃ کی طرف ہماری مستورات کی توجہ نسبتاً کم ہے حالانکہ یہ ایک فرضی چندہ ہے۔ وما آتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ جسکا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو فائدہ ہی فائدہ کا سودا زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔ اب اگر کوئی شخص مرد ہو۔ یا عورت اس پر زکوٰۃ واجب آتی ہو۔ اور وہ ادا نہ کرے۔ گھاٹے میں نہیں تو کیا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی زکوٰۃ واجب ہونے کے فوراً بعد ہی کر دینا چاہیئے۔ اگر زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ کہ کس مال پر کسقدر زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے۔ تو آج ہی نظارت بیت المال سے رسالہ زکوٰۃ طلب فرمائیں۔

جو مفت پیش کیا جائیگا۔   (نظارت بیت المال)

چندہ مسجد ھالینڈ

اور

لجنات اماء اللہ کا فرض

احمدی بہنوں کی خوش قسمتی تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا۔ کہ احمدی مستورات کے چندہ سے ہالینڈ میں مسجد تعمیر کی جائیگی۔ اس تحریک کو جاری ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک صرف ۳۲ ہزار کی رقم جمع ہوئی ہے۔ جب مسجد لندن کے لئے جماعت احمدیہ کی مستورات سے چندہ کی تحریک کی گئی تھی۔ تو اس وقت ہماری بہنوں نے نہایت گرم جوشی سے اس تحریک پر لبیک کہا تھا۔ اور نہائیت ہی قلیل عرصہ میں ستر ہزار کی رقم جمع کر دی۔ لیکن اب جبکہ جماعت کی تعداد بھی بڑھ چکی ہے۔ اور تنظیم بھی زیادہ ہے۔ رقم کا نہ جمع ہونا بہت افسوس کی بات ہے۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بذات خود احمدی مستورات کو اس چندہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپنے فرمایا۔ کہ گو ابھی تک بہت کم چندہ جمع ہوا۔ لیکن عورتوں کے لئے یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ ان کا چندہ مردوں کے چندہ سے بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ان کو اپنا اعزاز قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور چاہیئے کہ جلد از جلد بقیہ رقم ادا کر دیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بقیہ رقم کو تمام لجنات

(۲)

کو پھیلا دیا ہے۔ پس ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ جتنی رقم ان پر ڈالی گئی ہے۔ اسکو جلد از جلد وصول کرکے بھجوائیں۔ اور ایسی جگہیں جہاں لجنات قائم نہیں۔ وہاں کی مستورات اپنا چندہ براہ راست سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

(خاکسار جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلامِ فخرؔ

ارسال کردہ:- مصلح الدین احمد صاحب مصلحؔ ڈھاکہ.

صاحبو! مافی الضمیر اپنا عیاں کرتے ہیں ہم
کام کی باتیں جو ہیں ان کو بیاں کرتے ہیں ہم

فخر ہے اور ناز ہے لے دیکھے بس اس پہ ہمیں
کفش برداری سے شہ کون و مکاں کرتے ہیں ہم

مرد میدان کام کرتے ہیں بلا خوف و خطر
مثلِ عورت کیوں عبث آہ و فغاں کرتے ہیں ہم

تیغِ لا سے قتل کر کے رہزنانِ راہ کو!
راستہ سوئے مکینِ لامکاں کرتے ہیں ہم

بادشاہ ملکِ تن ہوں، عقل ہے میرا وزیر
نظم جیسا چاہیئے کرنا جہاں کرتے ہیں ہم

عامل و شحنہ[1] مِرے قانون کے پابند ہیں
عدل اور انصاف زیرِ آسماں کرتے ہیں ہم

کیوں نہ میری سلطنت میں خوش ہوں ہر چھوٹے بڑے
عاقبت کی چیز کب ان پر گراں کرتے ہیں ہم

چونکہ میری سلطنت کے نفس و شیطاں ہیں عدو
اِسلئے کافی سزا ان کی بیاں کرتے ہیں ہم

میرے ماتحتوں میں جو رشوت لے یا چوری کرے
ازراہ قانون اس پر سختیاں کرتے ہیں ہم

شکرِ حق، سب چین سے آرام سے ہیں ملک میں
روز و شب کوشش پئے امن و اماں کرتے ہیں ہم

شاہِ عادل کے لئے جب مژدۂ حق آگیا
خوش ہو خوش آراستہ باغِ جناں کرتے ہیں ہم

تب یہ سُن کے سخت ظالم کا کلیجہ پھٹ گیا
چیخ اٹھا یہ ہائے خود اپنا زیاں کرتے ہیں ہم

دام خودغرضی میں پھنس کر حیف ہے صد حیف ہے
ہمکو کرنا چاہیئے جو وہ کہاں کرتے ہیں ہم

دل ہی دل میں کہہ رہے ہیں ہائے اب پچھتا کے وہ
ہمکو کرنا چاہیئے جو وہ کہاں کرتے ہیں ہم

قولِ حق ہے، جو کرے بہتر نظامِ سلطنت
فخرؔ اسکو مالکِ جملہ جہاں کرتے ہیں ہم

[1] پولیس مین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ٹریننگ کلاس

مجلس مشاورت جو (۲۳-۲۴، اور ۲۵ مارچ کو ہو رہی ہے) کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک ٹریننگ کلاس لگائی جائیگی۔ تمام بیرونی لجنات اماء اللہ کی طرف سے کم از کم ایک بہن شامل ہو۔ تاکہ وہ یہاں تربیت حاصل کر کے واپس جا کر اپنی اپنی لجنات میں کام کر سکیں۔ یہ کلاس پندرہ روزہ ہو گی۔ انہی دنوں میں خدام احمدیہ کی طرف سے بھی تربیتی کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ آسانی ہو گی۔ کہ جو مرد تربیتی کیمپ میں شامل ہونے کے لئے آئیں گے۔ ان کی بہنیں یا بیویاں ان کے ساتھ یہاں آ کر اس کلاس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ برائے مہربانی تمام لجنات کی عہدہ دار جلد از جلد اطلاع دیں۔ کہ ان کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کتنی مستورات شامل ہوں گی۔ صرف اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ جو بہنیں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ ان کو اردو لکھنی پڑھنی آتی ہو۔

(مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

جامعہ نصرت کیلئے ایک لیکچرار کی ضرورت

امسال مئی سے احمدیہ زنانہ کالج کھل رہا ہے۔ اس میں تاریخ پڑھانے کیلئے ایک خاتون کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے ایم۔ اے تاریخ میں پاس کیا ہو جو بہنیں کام کرنا چاہتی ہوں۔ وہ خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے آفس سیکرٹری

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ جو بی۔ اے پاس یا اس کے لگ بھگ لیاقت رکھتی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ رہنے کیلئے کوارٹر کا انتظام ہوگا۔ خواہش مند بہنیں فوراً خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ

جن بہنوں نے اشاعت "مصباح" میں ہماری اعانت فرمائی ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

(مدیرہ)

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ کینیا کالونی ۱۲ خریدار
" مہر آپا صاحبہ ۳ "
" سکینہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سندھ ہنی سرروڈ ۳ "
" حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ لاہور ۲۰ "
" فہمیدہ صاحبہ مالیر کینٹ ۲ "
" رشید محمود صاحبہ کلکتہ ۱ "
محترمہ نعیمہ بیگم سیکرٹری حلقہ ع۳ ۴ "

جزاکم اللہ احسن الجزاء (مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَاتَقْنَطُوْا

محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب ڈرائیچ راجیکی

زندگی ہے امتیازِ ما و تُو
یہ جہاں ہنگامہ ہائے ہا و ہُو

تو سراپا منزلِ مقصودِ دل
میں سراپا آرزو و جُستجو

ہو گئی اُس کی نمازِ مُستجاب
چشمِ گریاں سے کیا جس نے وضُو

چار سُو جلوہ نما ہے دِلستاں
دِل اگر سجدہ کناں ہے قبلہ رُو

سومناتِ نفس گر موجُود ہے
غزنویّت ہے فریبِ ما و تُو

دو مراحل ہیں جنُونِ شوق کے
اِک کسی کی آرزو اِک جُستجو

پا لیا سَب کچھ نگاہِ ناز میں
میکشوں نے توڑ کے جام و سبُو

ناخدا تھا، ناؤ بھی اور بادباں،
اب مگر ہے ساتھ اپنے تُو ہی تو

اس طرح تڑپا دلِ بیتاب کچھ
رازدار اپنے ہوئے سب راز جو

لاعلاجِ معصیت کے واسطے
کارگر ہے نسخۂ لَاتَقْنَطُوْا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے میرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو

نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب واقف زندگی

۲

فرحت تم نے انہیں بتایا ہوتا۔ یہ شمع کبھی گل نہیں ہوگی۔ ہزاروں آندھیاں آئیں مگر اس کو بجھا نہ سکیں گی اس کے متعلق خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس کا نور دُنیا کے کونہ کونہ میں پھیل کر رہے گا۔ اور اس شمع پر قربان ہونے کے لئے دُور دُور سے پروانے آئیں گے اس کو مٹانے اور اس کو بجھانے کے لئے سب کوششیں بیکار و بے سُود ہو جائیں گی۔

نصیرہ! ایک دن وہ کہہ رہے تھے۔ تم کو خدا نے میرے مقابلہ کے لئے پیدا نہیں کیا۔ تم میرے خیالات کو پلٹ نہیں سکتیں۔ عورت کو خدا نے محض اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ مرد کے لئے خوبصورت کھلونا بنی رہے....

..... بھابھی جان میں اندر آجاؤں۔ ہاں آؤ سلیمہ! آج تو نصیرہ نزہت بھی ربوہ سے آئی ہوئی ہیں۔ کیوں کیا حال ہے الحمد للہ۔ تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد سلیمہ بولی۔ آج آپ مجھے یہ بتائیں۔ کہ ہمیں کس قسم کی قربانی کرنی چاہیئے، آج کل کا زمانہ ہم سے کس قسم کی قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے! ہمشیرہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے اگر اپنی اولاد کی قربانی کرنی پڑے تو دریغ نہ کرے۔ اگر عزت کو خطرہ میں ڈالنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔ اگر وجاہت کی قربانی کرنی پڑے۔ تو اس سے دریغ نہ کرے۔ غرضیکہ ہر چیز خدا کے لئے قربان کر دے۔ دیکھو سلیمہ! جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بچہ کو وادی غیر ذی زرع میں رکھا ہوگا۔ تو بشیاک کہنے والے کہتے ہوں گے۔ کہ یہ شخص کتنا پاگل ہے۔ کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل میں اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کو ہلاک کر رہا ہے لیکن اگر اُن کو وہ ترقی نظر آجاتی۔ جو آج حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو حاصل ہے۔ اگر ان کہنے والوں کو حضرت ابراہیمؑ کا پھیلاؤ نظر آجاتا۔ جو ہمیں آج نظر آرہا ہے، اگر وہ نبوت کا سلسلہ جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں چلا ان کو دکھائی دے جاتا۔ تو ہر شخص یہ کہتا مجھے اجازت دو۔ کہ میں اپنی اولاد کو وہاں چھوڑ آؤں۔ لیکن یہ سب کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے بعد ہوا۔ اس وقت تو اُن کو خود بھی یہ علم نہ تھا۔ کہ خدا ان کی قربانی کو اتنی شرفِ قبولیت عطا فرمائے گا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ حضرت ہاجرہ کی قربانی کا ملاحظہ کرو۔ جو کہ ہمارے جیسی ایک عورت ہی تھی۔ اور ایسی عورت جس کی زندگی کا سہارا صرف ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی بچہ تھا۔ اُس نے اپنے وطن۔ عزیز، رشتہ داروں کو محض خدا کے لئے چھوڑ کر کیسا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ خدا نے اُس کی قربانی کو کس قدر قبول کیا۔ کہ قیامت تک اس نمونہ کو قائم کر کے ہم عورتوں سے فرماتا ہے۔ کہ حضرت ہاجرہ تم میں سے ہی ایک عورت تھی جس نے خدا کے لئے یہ نمونہ دکھایا۔ کیا تم اس سے نرالی ہو کہ تمہیں اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تکالیف اُٹھانی پڑیں۔ تو دو بھر معلوم ہوتی ہیں! اور خدا تعالیٰ مردوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ دیکھو ایک نحیف و کمزور عورت نے جب قربانی کا یہ نمونہ دکھایا۔ تو تم مرد ہو کر جنہیں زیادہ قوتیں بھی دی گئیں بڑھ کر قربانی کرنے سے ہچکچاتے ہو۔ آج کل زمانہ ہم سے اسی قسم کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے جس طرح کی حضرت ہاجرہ نے کی۔ جس کے ماتحت حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اُٹھایا۔ اور یقین سے پر ہاجرہ نے کہا اذاً لا یضیعنا۔ دیکھئے ہمشیرہ ہم کو بھی خدا نے ایک مامور کی صحبت نصیب کی۔ اور ہم کو بھی محض اپنے فضل سے اس پر ایمان لانے کا موقع عطا کیا ہے۔ مگر کیا ہم میں سے کوئی بھی ایسی ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں نے حضرت ہاجرہ جیسی قربانی کی۔ آہ! اگر حضرت ہاجرہ کے دل میں اپنے بیٹے اسمٰعیل کی تڑپ جو کہ پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے تھی۔ کرب اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے اور وہ بیتاب ہو کر پانی کی تلاش میں صفا و مروہ پر سات چکر لگا سکتی ہیں۔ تو کیا محمد رسول صلعم کے لائے ہوئے دین کے لئے جس کو ہم اپنی آنکھوں سے موت کی حالت میں دیکھ رہی ہیں۔ ہمارے دلوں میں کرب و اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ ہم اس بات کی تو دعوے دار ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر رسول کریم صلعم کی صحابیات میں داخل ہو گئیں۔ مگر مجھے یہ تو بتاؤ۔ کیا ایمان اس بات کا نام نہیں کہ ہماری ہر چیز خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ہماری نظروں میں ہیچ ہو جائے اور جس طرح حضرت ہاجرہ نے اپنے بچہ کے لئے قربانی کی۔ ہم اسلام کے ہاں محمد صلعم کے لائے ہوئے دین کے لئے قربانی کریں۔

آج کل اسلام جس نازک حالت میں سے گذر رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی اس کمزور حالت کو ایک بیمار بچہ سے تشبیہ دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

آج کفر اسی طرح زور اور طاقت میں ہے جس طرح یزید کی فوجیں۔ اور اسلام اسی طرح بیمار اور بے کس ہے جیسے زین العابدین۔ پس خدا تعالیٰ حضرت ہاجرہ کی قربانی کو یاد رکھ کر ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کیا تم محمد رسول اللہ صلعم کے لائے ہوئے دین کی خاطر اتنی بھی تڑپ دکھانے کے لئے تیار نہیں ہو۔ اگر واقعی ہمارے دلوں میں اسلام کی محبت ہے۔ اور اگر قرآن کریم کی عظمت واقعی ہم اپنے دل میں پاتی ہیں۔ اور رسول کریم صلعم کے عشق سے ہمارا دل معمور ہے۔ تو پھر ہمارے مقابلہ میں دنیا کی مخالفتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

ہمارے دل میں صرف ایک ہی خیال ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ تمام دنیا ملکر اسلام کو مٹانے کے لئے تیار ہو رہی ہے اور مسلمانوں کے دلوں سے قرآن کریم کا نور مٹ گیا ہے۔ اور دلوں کی صفائی جاتی رہی ہے۔ اسلام کی وہ تعلیم جو دنیا کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے آئی تھی۔ آج خود پاؤں کے نیچے مسلی جا رہی ہے وہ نبی جو دنیا کو پاک کرنے کے لئے آیا تھا۔ آج ہر قسم کے عیوب اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ اس کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کے دل میں اس کا درد ہو۔ اور کوئی نہیں جو اسکی اشاعت کا خیال رکھتا ہو۔ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس کی اشاعت کے لئے چُنا ہے۔ جس طرح آج سے ہزار سال قبل اس نے حضرت اسماعیلؑ کو چُنا تھا۔ اور اُنہیں ایک وادی غیر ذی زرع میں رکھنے کا حکم دیا تھا۔ آج ہمارے عزیزوں کو بھی ہم سے جُدا ہونا پڑتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے دُور دراز ملکوں میں جانا پڑتا ہے۔ اور جب ہمارا کوئی عزیز باہر جاتا ہے، تو بہنیں گھبراتی ہیں۔ اور مائیں تڑپتی ہیں۔ مگر آہ اُنہیں کیا علم کہ حضرت ہاجرہ کا دل بھی اسی طرح تڑپتا تھا۔ مگر انہوں نے ان مصائب کو برداشت کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی کو نوازا۔ چونکہ ہم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نبی کی جماعت ہیں۔ اس وجہ سے ہم پر بہت سی ذمہ واریاں ہیں۔

قربانی بیشک بڑی چیز ہے۔ مگر انعامات بھی بہت بڑے ہیں پس آج جو بھی ہم میں سے سچے دل کے ساتھ خدمت اسلام کے لئے نکلے گا۔ یقیناً یقیناً خدا تعالیٰ اس کے لئے وہی نمونہ دکھائے گا۔ جو اس نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کے لئے دکھایا۔ وہ اور اس کی اولاد نہ تو اس دُنیا میں ضائع ہوگی۔ اور نہ اگلے جہان میں۔ انشاء اللہ۔ اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہو جاتے، تو وہ ابدی زندگی پائے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ جو خدا کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہے مُردہ نہیں۔ کیونکہ بظاہر یہ خیال آتا ہے۔ کہ ایک انسان جو بیس سال کی عمر میں مارا گیا۔ اگر وہ چالیس سال اور زندہ رہتا۔ تو اُسے اور نیکیوں کا موقعہ ملتا۔ تو وہ بہت بڑا روحانی درجہ حاصل کر لیتا۔ اور جو مقام اسے بیس برس کی عمر میں اُسے حاصل تھا اس سے بہت مقام حاصل کر کے وہ اس دنیا سے اُٹھتا۔ اس وسوسہ کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو شخص شہید ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا۔ اس کی نیکیاں جاری رہتی ہیں۔ اس کا درجہ بلند ہوتا رہتا ہے۔ پس وہ ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اس کو مردہ کہنا غلطی ہے۔

فرحت! اب مجھے جانے کی اجازت دو۔ اور وعدہ کرو جلسہ سالانہ پر مع ڈپٹی صاحب ضرور آؤ گی۔

اچھا خدا حافظ!!

بقیہ صـ ۲۹ - کپڑوں اور ریشم کی تجارت بہت تھی۔ سپین سے مسلمانوں کا اخراج کارڈنل کمیشس کو یہ موقعہ دے سکا۔ کہ وہ دل کھول کر مسلمانوں کی تمام یادگاروں کو خاک میں ملا دے چنانچہ اُس نے صرف شہر غرناطہ کے میدانوں اور عام سیرگاہوں اور چوکوں میں اسی ہزار قلمی کتابیں جلا کر خاک سیاہ کروا دیں۔

ایک وقت تھا جب سیراف اور عدن جدہ بھی بڑی تجارتی منڈیاں تھیں، ایران، نوبیہ، حبش سے غلام، چینیوں کی کھالیں، ریشم، روئی، ہاتھی دانت اور چاندی کے پترے آتے تھے۔ اور ہندوستان اور چین سے مختلف قسم کے کپڑے اور سنہری اور روپہلی کام کے زریاف، چینی برتن، اسلحہ، صندل آبنوس اور خوشبودار مصالحے، موتی، جواہرات، سیسہ، رانگا اور جست مہیا کرتا تھا۔ ملک مصر اور ملک شام سے مبادلہ ہوا کرتا تھا۔ تجارتی قافلے سمرقند سے سوس اور حلب تک سفر کیا کرتے تھے۔ (تاریخ عرب صـ ۱۷۴)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آج بھی اپنے اسلاف کی طرح تجارت کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

السلام علیکم

امۃ العزیز صاحبہ شمالی بورنیو

مذہب اسلام ایک ایسے خوبصورت و خوشنما باغ سے مشابہ ہے۔ جس میں قدم قدم پر حسین و پیارے سدا بہار پھول ملتے ہوں۔ جن کی خوشبو انسانی دماغ کو معطر کئے دیتی ہو۔ اسلام جیسے کامل و دلربا مذہب کو اس دنیا میں بھیجکر خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں پر ایک ایسا احسان کیا ہے۔ جس کا فیض کبھی منقطع ہونے والا نہیں۔

اسلام کی اصولی تعلیم کے بعد جب ہم اس کی تفاصیل پر غور کرتے ہیں۔ تو ہر جگہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت میں صرف اس جملہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ جو اسلام نے آپس کی ملاقات کے وقت کہنے کیلئے مقرر کیا ہے۔

دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب ہو یا غیر مہذب کچھ ایسے الفاظ مخصوص کر رکھے ہیں۔ جن سے وہ اپنی بات چیت کا آغاز کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ پس ماندہ اور وحشی اقوام جو جنگلوں میں برہنہ رہتی ہیں انھوں نے بھی اپنے یہاں کوئی خاص الفاظ اس مقصد کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ انسان فطرتی طور پر آپس کی ملاقات شروع کرنے کے لئے کچھ مقررہ الفاظ یا فقرات کہنے پر مجبور ہے۔ افریقہ کی ایک قوم "جامبو" کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ ملائی قوم باوجود مسلمان کہلانے کے اس خاص سلام کی بجائے جو اسلام نے مقرر کیا ہے "تابے" یا "سوڈا مکن" کے الفاظ استعمال کرتی ہے۔ اسی طرح چینی و جاپانی وغیرہ دیگر اقوام کے ہاں مختلف الفاظ اس مقصد کے لئے کہے جاتے ہیں۔ آج کل دنیا والوں کی نگاہوں میں مہذب ترین اقوام یورپین اقوام سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے یہاں جو مختلف فقرات صبح، دوپہر، سہ پہر اور شام کے وقت بولے جاتے ہیں۔ ان سے تو کوئی ناواقف نہیں ہوگا۔ کیسے محدود سے الفاظ ہیں۔
Good Morning اور Good Night. وغیرہ

لیکن اس کے مقابل میں اسلام جو حقیقت میں انسان کا حقیقی اور فطرتی مذہب ہے ہمیں ایسے مواقع کے لئے "السلام علیکم" کے الفاظ استعمال کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ جس کے لفظی معنے ہیں۔ کہ اے مخاطب تجھ پر خاص سلام ہو"۔ اب ہمیں دیکھنا ہے کہ سلام سے مراد وہ کونسا خاص سلام ہے۔ جس کے لئے ہم ایک دوسرے کو دعا دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں لفظ سلام متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ رعد کی آیت سلامٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ (...)
سورہ زمر کے آخر میں ہے۔ سلام علیکم طبتم
فادخلوھا خالدین اور لھم فیھا فاکھۃ و
لھم ما یدعون۔ سلامٌ قولاً من رب رحیم
سورہ یٰسین میں آیا ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک خاص سلام ہے۔ جو جنت میں مومنوں کو ان کے رب کی طرف سے ملیگا۔ اور وہ سلام سُننے کے لئے ہم ( ) ایک دوسرے کو دن رات میں متعدد بار دعا دیتے ہیں۔ لیکن یہ سوال کہ "سلامٌ علیکم" جو قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے، اس کی بجائے ہم السلام علیکم کیوں کہتے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر جلد ۳ میں سورہ رعد کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب ہم السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو ہماری مراد اس سے یہ نہیں ہوتی۔ کہ تم پہ سلامتی نازل ہو۔ بلکہ یہ مراد ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو وہ سلام سُننے کا موقعہ دے۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے ...... ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اے بھائی! خدا تعالیٰ تم کو جنت میں داخل کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے حسب وعدہ ہر دروازے سے داخل ہو کر خدا تعالیٰ کا سلام تم کو پہنچائیں۔ یہ الٰہی دُعا اس طرح پہنچتی ہے۔ وہ ہمارے مُنہ سے نکلے ہوئے سلام سے کہاں پہنچ سکتی ہے۔ پس سلامٌ علیکم کی جگہ السلام علیکم ہی صحیح ہے"

السلام علیکم کے معنوں کا علم ہو جانے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کیسی مبارک اور کیسی دائمی برکتوں کی حامل دعا ہے جو ہمارے خدا نے ہمیں اس دُنیا میں آپس میں ملتے وقت کہنے کے واسطے سکھائی ہے ہم میں سے کون ہے جسے وہ سلام سُننے کی تمنا نہیں۔ جسے "السلام" کے لفظ سے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس مبارک دُعا کے مقابلہ میں (Good Evening) وغیرہ کے الفاظ کیسے پھیکے اور بودے معلوم ہوتے ہیں۔

افسوس کہ اس زمانے کے مسلمانوں نے جہاں قرآن مجید کی باقی تعلیم کو پس پُشت ڈال دیا ہے۔ وہاں السلام علیکم جیسے مُبارک الفاظ کی بجائے تسلیم آداب عرض وغیرہ کے فقرات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ یہ الفاظ ایک لعنت ہیں۔ اور مسلمانوں کو جتنی جلدی ہو سکے اپنی گردن سے اس لعنت کو اتار پھینکنا چاہیئے۔ اور وہی الفاظ استعمال کرنا چاہئیں، جن کا ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ نفسی) نے ہمیں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے:۔

یعنی السلام علیکم

ہم احمدیوں کو جو دُنیا میں اسلام کا حسین چہرہ بے نقاب کرنے کے مقصد کو لئے ہوئے ہیں۔ چاہیئے کہ ہمیشہ یہی بابرکت دُعا ہی اپنی ملاقات کے وقت استعمال کیا کریں۔ اور آداب عرض، تسلیم وغیرہ کے بیہودہ فقرات سے بکلی اجتناب کریں۔ اور آپس میں السلام علیکم زیادہ کہا کریں۔ اس سے علاوہ دیگر فوائد کے آپس کی محبت بھی بڑھتی ہے نیز ایک دوسرے کو یہ دُعا دیتے ہوئے اس کے معنوں کو ملحوظ ۴۴

۴۴ رکھا کریں۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو وہ خاص سلام سُننے کا موقعہ دے۔ جو اس کے فرشتے اس کے مخلص و مومن بندوں کو پہنچائیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلفِ صالحات

عورتوں کے لئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تعلیم و تربیت کا بہترین نمونہ

★ از امۃ اللطیف صاحبہ ربوہ ★

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا علم صحابہؓ سے بڑھ کر ہے اور آدھا دین انہی کا حصہ ہے، جہاں مشکل اور کوئی پیچیدہ مسئلہ پیش آجاتا۔ تو اس کے لئے صحابہؓ مل کر آپ کے ہاں تشریف لے جاتے اور مطمئن ہو کر واپس لوٹتے۔ عورتوں کو آپ کی وجہ سے فخر حاصل ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ باوجود اس دعوے کے کہ ہم احمدی مستورات کا کام دین کی اشاعت کرنا ہے۔ ہمارے پاس وہ کچھ نہیں ہے۔ جس سے دین کی اشاعت ہو سکے، حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ نے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ اور نہ ہی اُنہوں نے اپنی عمر کا کوئی خاص حصہ تعلیم کے لئے وقف کیا تھا۔ بلکہ اُنہوں نے کانوں سے سُنا اور یاد رکھا، آنکھوں سے دیکھا اور سیکھا اور جس بات کی سمجھ نہ آئی۔ وہ سرورِ دوجہاںؐ سے پُوچھ لی۔ میں یہی واقعات درج ذیل کر دوں گی۔ مگر احمدی بہنوں سے بھی یہ درخواست کہ یہ پیارے پیارے واقعات پڑھ کر صرف لطف ہی اُٹھا لینا کافی نہیں ہوتا۔ یہ واقعات کتنی بار سُنے اور کتنی بار پڑھے ہوں گے لیکن بار بار ان کا دُہرانا اس لئے مقصود ہے۔ کہ تا ہم یہ کبھی نہ بھول سکیں۔ کہ ہم کو بھی اسی طرح کرنا لازم ہے۔ ہمارے گھر بھی کچھ نہ کچھ اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کہ آپس میں تبادلہ خیالات کرتے ہوئے یہ باتیں سیکھیں۔ اور بڑوں سے اس قسم کی باتیں پوچھتی رہیں اور بڑے قرآن مجید اور احادیث کے مسائل کو آسان طریق سے باتوں ہی باتوں میں ہم کو سمجھاتے رہیں۔ اور مجالس میں شریک ہو کر اپنی اس کمی کو پورا کریں۔ جو عام پڑھائی میں حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس امر کے پیشِ نظر عورتوں کو خطباتِ جمعہ سے مستفیض ہونے کی تلقین کی ہے۔

سیرت حضرت عائشہ صدیقہؓ از سید سلمان ندوی میں اُم المومنینؓ کی تعلیم و تربیت کے بہت سے واقعات درج ہیں۔ اُن میں سے چند ایک واقعات درجِ ذیل ہیں:۔

کثرتِ ازدواج اور خصوصاً حضرت عائشہؓ کی اس کمسنی کی شادی میں بڑی مصلحت پر مضمر تھی۔ کہ اگرچہ آنحضرت صلعم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دائمی فیضانِ صحبت نے سینکڑوں مردوں کو انسانیت کے درجہ علیا پر پہنچا دیا تھا لیکن فطرۃً یہ موقع عام عورتوں کو میسر نہیں آسکتا تھا۔ صرف ازواجِ مطہرات اس فیضِ صحبت سے متمتع ہو سکتی تھیں۔ اور پھر یہ نور آہستہ آہستہ انہیں ستاروں کے ذریعہ سے تمام عالمِ کائناتِ نسوانی میں پھیل سکتا تھا۔

حضرت عائشہؓ کے علاوہ تمام ازواجِ مطہرات بیوہ ہوکر آنحضرت صلعم کے حبالہ عقد میں داخل ہوئی تھیں۔ اس بنا پر حضرت عائشہؓ تنہا اور خالص فیضانِ نبوت سے مستفیض تھیں۔ لڑکپن کا زمانہ [illegible] جو عین تعلیم و تربیت کے اکتساب کا زمانہ ہے۔ ابھی شروع ہوا ہی تھا۔ کہ سعادت نے ظلمت اور نقصِ کمال کے ہر گوشہ سے الگ کر کے کاشانۂ نبوت میں پہنچا دیا۔ کہ دنیا کی لطیف آبادی کے لئے ان کی زندگی شمع راہ بن جائے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی اولاد کی تربیت میں نہایت سخت تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اسی باپ کے آغوش میں تربیت پائی تھی۔ شادی کے بعد بھی اپنی لغزشوں پر باپ سے ڈرا کرتی تھیں۔ کئی موقعوں پر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو سخت تنبیہ کی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلعم کے سامنے یہ موقع پیش آیا۔ تو آپ نے ان کو بچا لیا۔

حضرت عائشہؓ کی تعلیم و تربیت کا اصلی زمانہ رخصتی کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے اسی زمانہ میں پڑھنا سیکھا...... بہرحال نوشت و خواند تو انسان کی ظاہری تعلیم ہے۔ حقیقی تعلیم و تربیت کا معیار اس سے بدرجہا بلند تر ہے

انسانیت کی تکمیل، اخلاق کا تزکیہ، ضروریاتِ دین سے واقفیت اسرارِ شریعت کی آگاہی، کلامِ الٰہی کی معرفت، احکامِ نبوی کا علم بھی اعلیٰ تعلیم ہے۔ اور حضرت عائشہؓ اس تعلیم سے کامل طور پر بہرہ اندوز تھیں۔ علومِ دینیہ کے علاوہ تاریخ ادب اور طب میں ید طولیٰ حاصل تھا۔

تاریخ و ادب کی تعلیم تو خود پدرِ بزرگوار سے حاصل کی تھی۔ طب کا فن ان وفودِ عرب سے سیکھا تھا جو گاہ گاہ اطرافِ ملک سے بارگاہِ نبوت میں آیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم عمر کے آخیر دنوں میں اکثر بیمار رہا کرتے تھے۔ اطبائے عرب جو دوائیں بتایا کرتے تھے حضرت عائشہؓ ان کو یاد کر لیتی تھیں۔

علومِ دینیہ کی تعلیم کا کوئی وقت مخصوص نہ تھا۔ معلمِ شریعت خود گھر میں تھا۔ اور شب و روز اس کی صحبت میسر تھی۔ آنحضرت صلعم کی تعلیم و ارشاد کی مجلسیں روزانہ مسجد نبوی میں منعقد ہوتی تھیں جو حجرہ حضرت عائشہؓ سے بالکل ملحق تھی۔ اس بنا پر آپ گھر سے باہر بھی لوگوں کو جو درس دیتے تھے وہ اس میں شریک رہتی تھیں۔ اگر کبھی بعد کی وجہ سے کوئی بات سمجھ نہ آتی تھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے دوبارہ پوچھ کر تشفی کر لیتیں کبھی اٹھ کر مسجد کے قریب چلی جاتیں۔ اس کے علاوہ آپ نے عورتوں کی درخواست پر ہفتہ میں ایک خاص دن ان کی تعلیم و تلقین کے لئے متعین فرما دیا تھا۔

شب و روز میں علوم و معارف کے بیسیوں مسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوش گزار ہوتے تھے، ان کے علاوہ خود حضرت عائشہ رضؓ کی عادت یہ تھی۔ کہ ہر مسئلہ کو بے تامل آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر دیتی تھیں اور جب تک تسلی نہ ہولیتی صبر نہ کرتیں۔ ایک دفعہ آپ نے بیان فرمایا کہ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ۔ "قیامت میں جس کا حساب ہوا۔ اُس پر عذاب ہو گیا"۔ عرض کی یا رسول اللہ! خُداتعالیٰ تو فرماتا ہے۔ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ اس سے آسان حساب لیا جائیگا۔ آپ نے فرمایا "یہ اعمال کی پیشی ہے لیکن جس کے اعمال میں جرح وقدح شروع ہوئی۔ وہ تو برباد ہی ہوا"۔

اثنائے وعظ میں ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ "قیامت میں لوگ برہنہ اُٹھیں گے"۔ عرض کی یا رسُول اللہ زن و مرد یک جا ہوں گے۔ تو کیا ایک دُوسرے کی طرف نظریں نہ اُٹھ جائیں گی؟ ارشاد ہُوا کہ "عائشہ! وقت عجب نازک ہوگا"۔ یعنی کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی۔ ایک بار دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ! قیامت میں کوئی ایک دوسرے کو یاد بھی کرے گا؟" آپ نے فرمایا، تین موقعوں پر کسی کو یاد نہ کرے گا۔ ایک تو جب اعمال تولے جا رہے ہوں گے دُوسرے جب اعمالنامے بٹ رہے ہوں گے۔ تیسرے جب جہنم گرج گرج کر کہہ رہی ہوگی۔ کہ میں تین قسم کے آدمیوں کے لئے مقرر کی گئی ہوں۔

اسلام میں پڑوسیوں کے بڑے حقوق ہیں اور اس ادائے حق کا سب سے زیادہ موقع عورتوں کو ہاتھ آتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ دو پڑوسی ہوں، تو کس کو ترجیح دی جائے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ یہ سوال پیش کیا۔ جواب ملا۔ کہ "جس کا دروازہ تمہارے گھر سے زیادہ قریب ہو"۔

قرآن مجید کی ایک آیت ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ۔ حضرت عائشہ کو شک تھا کہ جو چور ہے، بدکار ہے، شرابی ہے لیکن خدا سے ڈرتا ہے۔ کیا وہ اس سے مراد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "نہیں عائشہؓ! اس سے وہ مراد ہے جو نمازی ہے روزہ دار ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے اور پھر خدا سے ڈرتا ہے"۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ جو خدا کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ خدا بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور جو اس کی مُلاقات کو ناگوار سمجھتا ہے۔ اُس کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہوتا ہے۔ عرض کی "یا رسُول اللہ! ہم میں سے موت کو کوئی پسند نہیں کرتا ہے"؟ فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ مومن جب اللہ تعالیٰ کی رحمت، خوشنودی اور جنت کا حال سنتا ہے تو اس کا دل خدا کا مشتاق ہو جاتا ہے۔ خدا بھی اس کے آنے کا مشتاق رہتا ہے اور کافر جب خدا کے عذاب اور ناراضگی کے واقعات کو سُنتا ہے۔ تو اس کو خدا کے سامنے جانے سے نفرت ہوتی ہے۔ خدا بھی اُس سے نفرت رکھتا ہے

اسی طرح حضرت عائشہ رضؓ کے بیسیوں سوالات اور مباحث احادیث میں مذکور ہیں۔ جو درحقیقت ان کے روزانہ تعلیم کے مختلف اسباق ہیں۔ ان موقعوں پر بھی جہاں بظاہر آنحضرت کی برہمی اور آزردگی کا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ وہ سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بحث سے باز آتی تھیں۔ اور درحقیقت خود آپ بھی اس کو بُرا نہیں مانتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے خدمت نبوی میں حاضر ہونا چاہا۔ آپ نے فرمایا "آنے دو وہ اپنے خاندان میں بُرا ہے" جب وہ آکر بیٹھا۔ تو آپ نے اس سے نہایت توجہ اور لطف و محبت سے باتیں کیں حضرت عائشہؓ کو تعجب ہوا۔ جب وہ اُٹھ کر چلا تو عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ تو اس کو اچھا نہیں جانتے تھے لیکن جب وہ آیا تو آپ نے اس لطف و محبت کے ساتھ گفتگو فرمائی" ارشاد ہوا کہ عائشہؓ! بدترین آدمی وہ ہے جس کی بداخلاقی سے ڈر کر لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں،

ان سوالات و مباحث کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی حضرت عائشہؓ کی ایک ایک ادا اور ایک ایک حرکت کی نگرانی کرتے اور جہاں لغزش نظر آتی۔ ہدایت و تعلیم فرماتے ایک دفعہ آپ کی خدمت میں چند یہودی آئے اور بجائے السلام علیکم کے (تم پر سلامتی ہو) زبان دبا کر السام علیکم (تم کو موت آئے) کہا اور آنحضرت نے اس کے جواب میں صرف وعلیکم السام واللعنۃ (تم پر موت اور لعنت) آپ نے فرمایا" عائشہ نرمی چاہیئے خدائے عزوجل ہر بات میں نرمی پسند کرتا ہے۔

ایک دفعہ کسی نے حضرت عائشہؓ کی کوئی چیز چُرائی۔ زمانہ رسم کے مطابق اُنھوں نے اس کو بددعا دی، ارشاد ہوا۔ لا تسبخی عنہ یعنی بددعا دے کر اپنا ثواب اور اس کا گناہ کم نہ کرو۔ ایک بار وہ سفر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ ایک اُونٹ پر سوار تھیں۔ اُونٹ کچھ تیزی کرنے لگا۔ عام عورتوں کی طرح اُن کی زبان سے بھی فقرہ لعنت نکل گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اُونٹ کو واپس کر دو۔ ملعون چیز ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ یہ گویا تعلیم تھی۔ کہ جانور تک کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔

عام طور پر لوگ اور خصوصاً عورتیں معمولی گناہوں کی پرواہ نہیں کرتیں۔ آپ نے عائشہؓ کی طرف خطاب کرکے فرمایا۔ یَا عَائِشَۃُ اِیَّاکِ وَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ عائشہ معمولی گناہوں سے بھی بچا کرو۔ خدا کے ہاں اُن کی بھی پرسش ہوگی

ایک دفعہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی عورت کا حال بیان کر رہی تھیں۔ اثنائے گفتگو میں بولیں۔ کہ وہ پستہ قد ہے" آپ نے فوراً ٹوکا۔ کہ" عائشہ یہ بھی غیبت ہے"

ایک موقعہ پر آپ نے یہ دُعا مانگی "خداوندا! مجھے مسکین زندہ رکھ اور حالتِ مسکینی ہی میں موت دے۔ اور مسکینوں ہی کے ساتھ قیامت میں اُٹھا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی، یہ کیوں؟ یا رسول اللہ علیہ وسلم! فرمایا "مسکین، دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ اے عائشہ کسی مسکین کو بے نیل۔ مرام واپس نہ کرنا۔ گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو ـــــ مسکینوں سے محبت رکھو۔ اور اُن کو اپنے پاس جگہ دیا کرو۔"

ان مختلف اخلاقی مصالح کے علاوہ نماز، دعا اور دینیات کی اکثر باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھایا کرتے تھے، وہ نہایت شوق سے ان کو سیکھا کرتی تھیں۔ اور ہر ایک حکم کی شدت کے ساتھ پابندی کرتی تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر دم تغیر اک نیا، قدرت کا رنگیں مشغلہ

محترمہ شمیم صاحبہ

ہر دم تغیر اک نیا، قدرت کا رنگیں مشغلہ
بلبل کے نغموں میں چھپا ہے گو سرورِ جاں فزا
اک جا قرار آساں نہیں، اک دم سکوں ممکن نہیں
دھارے نظافت کے جہاں، چمکا رہی تھی بجلیاں
کل شادماں تھے جو یہاں، قدرت کے رنگیں رازداں
دامانِ ارماں ہیں لٹے، صد رنگ ولو کے زمزمے
دھومیں تھیں جن کی چار سُو، پھیلے تھے چرچے کو بکو
وہ رونقِ صد بحر و بر، کاشانۂ علم و ہنر
اوراقِ گل بکھرے ہوئے اور سبز پتے جھڑ گئے
یہ الجھنیں تقدیر کی، یہ بے بسی تدبیر کی
اے ہستیٔ شوریدہ سر، نازاں نہ ہو اس دہر پر
یہ ہے نہالِ بے ثمر، یہ ہے جمالِ بے اثر
اس کے اُفق پر روشنی، چشمک ہے گویا برق کی
اے دیدۂ بینا سنبھل، یہ ہے فقط دارِ عمل

آنسو کبھی اور قہقہہ، ہر دم بدلتا ہے فضا!
کوئل کی کُو کُو میں دبا ہے زخمِ دل رِستا ہُوا!
یہ دہر پُر آلام دیتا ہے کہیں فرصت بھلا!
اب دیکھئے جا کر وہاں، جلتا نہیں ٹوٹا دیا!
اب وہ حسینانِ جہاں ہیں پیکرِ عبرت فزا!
نذرِ تغیر ہو گئے، اے آہ مرغِ خوشنوا!
ہاں اب وہ جانِ آبرو، کُنجِ لحد کے ہیں گدا!
ہیں اب متاعِ کس مپر، دنیا میں بے نام و پتا
برہم سبھی جلسے ہوئے، باقی فقط نامِ خدا!
گردش یہ چرخِ پیر کی، دیتی ہے ہر لحظہ صدا
اس کے فسوں سے الحذر، اس میں کہاں بوئے وفا
یہ ہے کمالِ صد ہنر، اس سے نہ اپنا جی لگا
یا کوئی شیشے کی پری، اچھلی ہوا اک دم کو ذرا!
زیبا ہے رہنا با عمل، یکسر ہے یہ فانی سرا

ہاں! اے رہینِ بے حسی! کب تک رہے گی بے ہُشی
کر یاد فرضِ منصبی، اور زندگی کا مدعا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی سے بچنے کے طریق

مکرمہ عابدہ صاحبہ

لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل)

دنیا میں اکثر لڑائی جھگڑے اور اختلاف محض بدظنی ہی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر لوگ خواہ مخواہ دوسروں کے متعلق اپنے دل میں بدظنی کو جگہ نہ دیں۔ تو بہت سے دنیوی جھگڑوں کا آپ ہی آپ خاتمہ ہو جائے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو نبی کا انکار بھی دراصل اسی کے نتیجے میں ہوتا ہے کیونکہ منکر نبوت نبی کے متعلق اپنے دل میں طرح طرح کے غلط اور بیہودہ خیالات کو جگہ دیتا ہے۔ کبھی وہ خیال کرتا ہے۔ کہ شخص مدعی نبوت اپنی طرف سے جھوٹ بول رہا ہوگا۔ یا اس میں اس کا اپنا کوئی ذاتی فائدہ ہے۔ یا پھر اس قسم کا دعوےٰ کرکے دنیا میں اپنی شہرت پانا چاہتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس طرح ہم سے کچھ حاصل کرے۔ اور اس قسم کی بدگمانیوں کو ایسے راسخ طور پر اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ کہ آخر اس کے اتباع کی برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور پھر اس کی نافرمانی اور مخالفت کے گناہ کا مرتکب ہو کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے اور اپنے آپ کو جہنم کا وارث بنا لیتا ہے، بظاہر بدظنی یہ ایک چھوٹی سی چیز کا نام ہے۔ مگر اس کے نتائج کس قدر مہلک اور تباہ کن ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۔ کہ اے لوگو! تم بدظنی سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض دفعہ بدظنی کے نتیجے میں انسان بڑے بڑے گناہوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشے سے ہو جاتی ہے کووں کی قطار"

نیز فرماتے ہیں:-

"گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہوئے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار"

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم جنگل میں دو نوجوان مرد و عورت کو اس حال میں دیکھو۔ کہ ان کے پاجامے کھلے ہیں۔ اور وہ اپنے ہاتھوں میں ازار بند تھامے ہوئے ہیں۔ تو تب بھی تم ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق کسی بدظنی کو دل میں جگہ نہ دو۔ کہ عزیزہ بدکاری کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔ ایک دفعہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ جب آپ ریاست جموں میں ملازم تھے، تو ایک دن رفع حاجت کے لئے دور پہاڑی کی طرف نکل گئے۔ صبح اندھیرے کا وقت تھا جب آپ فارغ ہونے کے بعد کھڑے ازار بند باندھ ہی رہے تھے۔ تو پاس ہی نیچے سے ایک عورت نکلی۔ اور وہ بھی اپنے ہاتھ میں ازار بند تھامے ہوئی تھی۔ آپ کو علم نہ تھا۔ کہ آپ سے کچھ پہلے کوئی عورت بھی اس کے قریب رفع حاجت کی غرض سے گئی ہوئی تھی۔ تو بظاہر یہ ایک ایسی صورت تھی۔ جسے اگر کوئی دوسرا دیکھنے والا دیکھ پاتا۔ تو بدظنی کر سکتا تھا۔ اور اس طرح خواہ مخواہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا۔

قرآن شریف میں خداتعالیٰ نے لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا۔ فرما کر کیسے لطیف پیرائے میں بدظنی سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تفسیر کبیر جلد اول میں اس آیت کی جو نہایت لطیف تشریح فرمائی ہے۔ وہ درج ذیل کیجاتی ہے۔

ترجمہ:۔ اے مخاطب جس بات کا تجھے علم نہ ہو۔ اس کی اتباع نہ کیا کر کیونکہ کان، آنکھ، دل ان سب کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ کوئی نیا علم نہ سیکھو۔ اور نئی نئی تحقیقاتیں نہ کرو۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بدظنی نہ کرو۔ اور بغیر تحقیق کے دوسروں پر الزام نہ لگاؤ۔ چنانچہ اس کے آگے وہ اسباب جن سے بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ بیان کئے ہیں یعنی کان، آنکھ اور دل۔ بعض دفعہ انسان دوسرے کے متعلق بات سن کر پلّے باندھ لیتا ہے اور بغیر تحقیق دشمنی شروع کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایک واقعہ دیکھتا ہے۔ اور اس سے غلط نتیجہ نکال لیتا ہے۔ اور یہ تحقیق نہیں کرتا کہ ممکن ہے کہ اس فعل کی کوئی جائز وجہ ہو۔ جیسے دیکھ کر اسے بُرا سمجھ لیا۔ اور بعض آپ ہی آپ اپنے دل میں ایک بات پیدا کر لیتے ہیں۔ ان سب باتوں سے روکا اور فرمایا۔ کہ ظنی باتوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے۔

بدظنی کے موجبات میں کان سب سے بڑا موجب ہے زیادہ تر لوگوں سے بات سُن کر لوگ بدظنی کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا ذکر پہلے کیا۔ اس کے بعد دوسرا بڑا ذریعہ آنکھ ہے۔ اسے دوسرے نمبر پر بیان کیا۔ اس کے بعد انتہائی بدظنی کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے۔ کہ نہ شکایت سنتا ہے۔ نہ کوئی مشتبہ بات دیکھتا ہے۔ بلکہ آپ ہی آپ دل میں ایک وجہ بنا کر دوسروں کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ اس کو سب سے آخر میں رکھا۔ کہ یہ موجب سب سے کم ہے۔ اور خطرناک مریض عام مریضوں سے ہمیشہ کم ہوتے ہیں۔

ان السمع ..... الخ اس جملہ میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ مت خیال کرو۔ کہ صرف مال و جان کے معاملے میں ظلم میں گرفت ہوگی۔ بلکہ انسانی عزت پر حملہ کے متعلق بھی پرسش کی جائے گی۔ اگر کوئی کان دوسرے کی نسبت وہ بات سُنے گا۔ جس کے سننے کا اس کو حق نہ ہوگا۔ تو اس پر بھی پرسش ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آنکھ اس بات کو دیکھنے کی کوشش کرے گی جس کے دیکھنے کا اسے حق نہیں۔ تو اس کے متعلق بھی پرسش ہوگی۔ یہ اعلےٰ درجے کی پاکیزگی کی تعلیم ہے۔ کہ اس پر عمل کر کے کسی قسم کا گناہ انسان میں باقی نہیں رہ سکتا۔

اس تعلیم میں اخلاق کے متعلق نہایت اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کو اپنے فیصلوں کی بنیاد ظن پر نہیں رکھنی چاہیئے، بلکہ علم پر رکھنی چاہیئے۔ محض کان کی شہادت یا آنکھ کی شہادت یا دل کی شہادت کافی نہیں۔ بلکہ تمام ذرائع سے تحقیق کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات صنفِ نازک پر

(از محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب ملتان ؟؟)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عورت کی حالت بہت ناگفتہ بہ تھی۔ مرد کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ کہ اسے انسانیت کے حقوق دیئے جائیں۔ عورت کے احساسات کالعدم ہو چکے تھے۔ آپ کی بعثت یوں تو دنیا کے لئے صد ہزار برکات کا موجب ہوئی۔ مگر عورت کی تو گویا کایا پلٹ گئی۔ حضور رحمۃ للعالمین تو تھے ہی۔ مگر عورت کیلئے گویا مردہ سے زندہ کرنیوالے وجود ثابت ہوئے۔ وہ عورت جو ترکہ میں تقسیم کی جاتی تھی۔ آپ نے اسکی تقسیم سے ہی نہ روکا۔ بلکہ اس کے حقوق اسے دلوائے۔ ایک مرد جتنی بیویاں چاہتا اپنی زوجیت میں رکھتا۔ مگر آپ نے صرف چار کی حد بندی فرما دی۔ ماسوا اس کے عورت کو تعلیم جیسی نعمت سے محروم رکھا جاتا۔ آپ نے العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ فرما کر احسان بے کراں فرمایا۔

وہ عورت جو یدسہ فی التراب کی شکار ہوتی تھی۔ آپ نے واذا الموؤدۃ سئلت کا مژدہ سنا کر اسے زندگی کی نعمت سے مالامال کر دیا۔

اسلام میں عورت کی حیثیت

حضور نے فرمایا۔ جس طرح مرد نیک اعمال کر کے اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ اسلام نے مذہبی معاملات میں جو عورت کو آزادی دی ہے۔ وہی مرد کو دی ہے۔ جس طرح مرد مساجد میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عورت کو بھی حق ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؐ فرماتے ہیں: "اے لوگو۔ اللہ کی بندیوں یعنی اپنی بیویوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے مت روکو" نیز آپ نے فرمایا" ایک ایماندار عفیفہ جو احکام شریعت کی پابند ہو۔ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی۔ داخل ہوسکیگی۔

عورت بحیثیت ماں

ماں کی حیثیت کی وجہ سے تمام قومیں ماں کی عزّت کرتی ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد سب سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "جنّت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ اسی طرح قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وبالوالدین احسانًا ط امایبلغن عندك الكبر احدهما او كلهما فلا تقل لّهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولًا كريمًا۔ واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرًا ط (بنی اسرائیل ع) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک (ماں باپ) یا دونوں بڑھاپے تک پہنچ جاویں۔ تو اُن سے اُف تک نہ کرنا اور نہ جھڑکنا۔ اور ان سے نرمی سے بات کرنا۔ اور مہربانی سے اپنی عاجزی کا بازو اُن کے لئے جھکا دے۔ اور دُعا کر اے رب میرے ان پر رحم کر۔ جیسے ان دونوں نے مجھ پر رحم کر کے بچپن میں مجھ کو پالا۔

کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ کہ نہ صرف تم اپنے بُوڑھے والدین کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ان کے لئے رحم کی دعا کرو۔ یہاں ماں کے حقوق اگر زیادہ نہیں۔ تو باپ سے کم بھی نہیں بتائے گئے ہیں۔ ماں باپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دُعا کرنے کا حکم دینا ایک ایسی خوبی ہے جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہے۔

عورت بحیثیت بیوی

عورت کی سب سے زیادہ اہم اور ساتھ ہی سب سے زیادہ مظلوم حیثیت وہ ہے۔ جو بیوی کے نام سے موسوم ہے۔ اس لئے ہمارے محسنِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي یعنی تم میں سے وہ بہتر ہے۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور میں تم سب سے بہتر ہوں۔ کیا دلنشیں اور حسنِ سلوک کیلئے کتنا ترغیب دلانے والا کلام ہے۔ یہ ایک بڑی صداقت ہے۔ جس سے بیوی کی حیثیت اور عزت پُوری طرح ظاہر ہوتی ہے۔ بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا نیکی کا ایک معیار قرار دیا گیا ہے۔

کسی نے آپ سے بیوی کے حقوق دریافت کئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ جو خود کھاؤ۔ وہی اُسے کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہی اسے پہناؤ۔ اگر خود نئے کپڑے بنواؤ۔ تو اسے بھی بنوا کر دو۔ بیوی کے منہ پر مت مارو۔ اُسے کوئی بُرا کلمہ نہ کہو۔ اس سے کبھی جُدا نہ ہو۔ تا تمہاری جدائی اس پر شاق نہ گذرے۔ اس سے سخت کلامی سے مت پیش آؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر شوہر بیوی کے تعلقات کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ خدا تعالیٰ نے تمہارے درمیان پیار اور رحمت رکھدی ہے یعنی شوہر اور بیوی کے درمیان پیار و محبت کا تعلق ہونا چاہیئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے حقوق کا اسقدر خیال تھا۔ کہ آپ نے جو آخری خطبہ حج کے موقعہ پر عرفات میں دیا تھا۔ اسمیں بھی تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "لوگو۔ کچھ حقوق تمہارے عورتوں کے ذمہ ہیں۔ اور کچھ حقوق اُن کے تمہارے ذمہ ہیں۔ اپنی بیویوں سے رحم سے پیش آؤ۔ تم نے خدا کو حاضر ناظر جان کر ان سے شادی کر لی ہے۔ اور خدا تعالے کے احکام کے بموجب وہ تم پر حلال کی گئی ہیں۔ پس تم نے خدا تعالیٰ کی ذمہ داری پر ان کو اپنی حفاظت میں لیا ہے۔ ہمارے محسن نبی کریم کو اپنی آخری وصیت کے وقت بھی ہماری فلاح و بہبودی کا خیال تھا۔ آپ نے نہایت موثر طرز میں عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا۔ اللھم صل علی محمد و بارک وسلم

عورت بحیثیت بیٹی

آپ نے نہ صرف دختر کشی سے منع فرمایا۔ بلکہ فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو سب نیکیوں سے افضل ہے؟ کہ جب تمہاری بیٹی تمہارے پاس آئے۔ اور وہ مدد کی مستحق ہو۔ تو تم اسے مدد دو۔ کیونکہ یہ بہترین نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ "جس کو خدا لڑکیاں دے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ تو یہ لڑکیاں اس شخص کے لئے دوزخ کی آگ سے پردہ ہو جائینگی۔ جسنے دو لڑکیوں کی پرورش کی وہ اور میں قیامت کے دن یوں ہونگے پھر آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں یعنی ایسا شخص میرے ساتھ ہوگا

وہ ہستی جس کے دنیا میں آنے کو ماں ایک مصیبت اور باپ اپنے لئے ذلت خیال کرتا تھا۔ اس کی محبت کو آپ نے والدین کے دلوں میں قائم کیا۔ اور بتایا کہ تمہاری لڑکیاں بھی تمہاری مہر و محبت کی ویسی ہی حقدار ہیں۔ جیسے لڑکے۔

عورت کے عام حقوق

رسول کریم صلعم نے فرمایا۔ "عورت اور یتیم کے بارے میں خدا تعالے سے ڈرو۔" کیونکہ یہ دونوں طبقے کمزور ہیں۔ اس لئے آپ نے تاکید فرمائی۔ کہ ان کی کمزوری کی وجہ سے ان کی حق تلفی مت کرو۔ اور خدا سے ڈر کر ان کے حقوق ادا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے۔ تو خدا تعالیٰ تم سے باز پرس فرمائیگا

تمام قوموں نے عورتوں کو محروم الارث قرار دیا تھا۔ لیکن صرف اسلام ہی نے عورتوں کے حق وراثت کو تسلیم کیا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا (نساء رکوع ۱)
جو مال اور اسباب والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں اس میں مردوں کے لئے حصہ ہے۔ اور ایسا ہی جو مال و اسباب والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔ اسمیں عورتوں کے لئے حصہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال تھوڑا ہو یا بہت بہرحال ان کے لئے مقررہ حصہ ہے۔

ایک مسلمہ عورت اپنے والدین یا دیگر اقرباء کی جائیداد کی ایسی ہی وارث ہے۔ جیسے مرد۔ پھر وہ اپنی جائیداد کی خود مالک ہے۔ جس پر اس کے شوہر کا یا دوسرے رشتہ داروں کا کوئی قبضہ نہیں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یایھا الذین اٰمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا (نساء ع) اے ایمان والو تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ تم اپنی بیویوں کی مرضی کے خلاف ان کے مال کے وارث بن جاؤ۔ بیوی اپنی جائیداد کی خرید و فروخت اپنی مرضی سے کر سکتی ہے۔ اور اس کی آمدنی کی کلیتہً مالک ہے۔

مسلم عورت کا ایک اور حق اس کا حق مہر ہے۔ جو نکاح کے وقت شوہر کی حیثیت کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جس کی ادائیگی شوہر پر فرض ہے۔ یہ عورت کے حقوق کی حفاظت اور اس کی ان ضروریات کے لئے جن کا پورا کرنا شوہر پر فرض نہیں ہے۔ مقرر کیا گیا ہے۔

عورتوں کے ان تمام حقوق پر جو بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں غور کرو۔ کیا کسی اور مذہب نے یا اور ہادی اور مصلح نے بھی کمزور جنس کی اتنی حمایت کی ہے؟ یا دینی و دنیاوی طور پر اتنی اعلےٰ حیثیت اور اتنی عزت دی ہے! یا بحیثیت انسان ہونے کے اس کے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے اتنا انتظام اتنی تاکید کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ صرف رحمۃ للعالمین صلعم کی ہی ذات مبارک تھی جو صنفِ نازک کی فلاح و بہبودی کے لئے تڑپ رکھتی تھی اور جس نے ان کے لئے وہ کچھ کیا۔ جس سے زیادہ ممکن نہیں۔ پس کتنے عزت و احترام اور کتنی محبت کے قابل ہے۔ وہ مقدس وجود جو آسمان کے نیچے ہمارا سب سے بڑا محسن ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

اے عورت! اے صنفِ نازک!! اٹھ اور شکر بجا لا۔ اس خدا کا جس نے یہ فضل تجھ پر کئے۔ جس نے تیری بے عزتی کو عزت سے بدل دیا۔ تیری پستی کو علو سے بدل دیا کیا تھی تیری حیثیت۔ کیا تھی تیری حقیقت جب تو پیدا ہوتی تو تیرے باپ کی پیشانی پر شکن پڑ جاتے۔ دایہ تیرا گلا گھونٹ دیتی۔ اٹھ اور تاریخ کھول کر پڑھ۔ یہ محض قصے کہانیاں نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے۔ اور تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے غافل کیوں ہے۔ ہزار ہزار درود بھیج صد کروڑ ہا سلامتیاں نازل ہوں۔ اس وجود باوجود پر جس نے تجھ پر احسان کئے۔ آپ کے احسانات ہماری روح اور جسم پر ان گنت ہیں۔ اور پھر تیری روح پکار اٹھے۔

صل اللہ علیک وسلم

بقیہ صفحہ ۲۴ - چراغ الدین جمونی

نتیجہ میں لکھا۔ کہ یہ شخص جمونی "عنقریب غضب اللہ یعنی طاعون کی بیماری سے ہلاک ہوگا۔ حضور کا رسالہ دافع البلاء بھی اسی ضمن میں ہے اللہ تعالیٰ کیسا اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ کہ یہ مدعاؤں کا پلندا جو اسلام اور زمانے کے امام کے خلاف لکھا گیا تھا۔ ہنوز پریس کا کاتب لکھ رہا تھا۔ کہ چراغ الدین جمونی معہ اپنے دو بیٹوں کے ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو طاعون سے ہلاک ہوگیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا مظہر ہوا۔

(فاروقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کیلئے کہانیاں

(۲)

چراغ الدین جمونی

از ف رد قی صاحب ربوہ

یہ بدبخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مریدوں میں شامل اور خلوص و عقیدت میں پیش پیش تھا۔ چنانچہ اس کی ایک تحریر موسومہ آسمانی نشان فی تائید مسیح زمان، حقیقۃ الوحی میں مندرج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" وحی کے اقسام ثلاثہ" کی تشریح میں ویسے ملہمین کی زندگی کو خطرے سے خالی قرار نہیں دیتے۔ چنانچہ اس کی گمراہی کا موجب بھی الہام شیطانی کا تصرف ہوا۔ اس نے دعویٰ کیا۔ کہ وہ رسول ہے۔ اور اپنے ایک الہام انی لمن المرسلین پر اس کا انحصار رکھا۔ کچھ تو ایسے شیطانی الہامات سے گمراہ تھا کچھ مولویوں اور عیسائی پادریوں نے ورغلایا۔ کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے لئے ایک آلہ کار کی ضرورت تھی۔ اور جمونی سے بہتر انسان ان کو نہ مل سکتا تھا مخالفین کو یہ موقعہ خدا نے دیا تھا۔ انہوں نے اس کے زہد و اتقاء کی تعریفیں کر کے اس کو گمراہ اور تیرہ دلے دیکر تکبر میں مزید اضافہ کیا۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں" کہ تکبر دوسروں کی سچائی کو قبول کرنے میں مانع ہوتا ہے۔ اور جو قوم اس صفت سے موصوف ہوتی ہے۔ وہ دینی مسائل میں مناظرہ کرتی ہے مگر جب سچائی کسی کی زبان سے نکلتی ہے۔ تو تکبر اس کی قبولیت سے انکار کراتا ہے۔ اور یہ کافروں اور منافقین کے اخلاق ہوتے ہیں۔

ابلیس کا قصہ بطور افسانہ ہی بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس لئے کہ تجھے تکبر کے نتائج۔ اور آفات سے آگاہی ہو"۔

یہاں تو یہ بھی مقدر ہو چکا تھا۔ کہ چراغ الدین راندہ درگاہ ایزدی ہے۔ اس نے اپنے اخلاص اور ارادت سابقہ کو ہی تباہ نہ کیا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے رحمت خداوندی سے محروم ہو گیا۔ اپنی تحریروں اور تقریروں میں بڑھ چڑھ کر ڈینگیں مارنے لگا۔ اس نے دعویٰ کیا۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے دجال کے مارنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نے مجھے اس مطلب کے لئے ایک عصا دیا ہے کمبخت نے دجال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ٹھہرایا۔ اور کہا کہ اس عصا سے میں اس دجال کو قتل کرونگا۔ ایک کتاب لکھی جس کا نام منارۃ المسیح رکھا۔ اسمیں بہت کچھ ہزلیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف لکھیں۔

دعا مباہلہ لکھی۔ اور اسمیں حضور کا نام اور اپنا نام لیکر اللہ تعالیٰ سے فیصلہ چاہا۔ کہ حق کا بول بالا ہو۔ اور باطل مقہور و ذلیل ہو۔ اس نے اس دعائے مباہلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں، دعاوی اور عقائد کا ذکر کر کے ان کو باطل قرار دیا اور بار بار خدا سے استعانت چاہی۔ کہ وہ جھوٹے کو تباہ کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دعا کی۔ اور اپنی دعا کے

(باقی بر صفحہ ۴۳ ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

★ از ممتاز بیگم چودھری فقیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس قصور ★

یوں تو اس عالم میں بہت سی ناموَر خواتین گزری ہیں۔ مگر جو عزو شرف بزرگی، برتری شان و شوکت اللہ تعالےٰ نے اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضؓ کو بخشی ہے وہ اور کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ آمین۔

زمانہ جاہلیت میں

اس وقت جبکہ اللہ تعالےٰ کو واحد ماننے والا کوئی وجود بھی روئے زمین پر نظر نہ آتا تھا۔ اور بحر و بر پر قیامت خیز فتنے بپا تھے۔ ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم تھا۔ ہر طرف شر و فساد کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ مظلوموں اور بےکسوں کی فریادوں سے گنبدِ افلاک گونج رہا تھا۔ عرب میں انسانوں کے خون سے زمین سرخ ہو رہی تھی عرب لوگ نہایت ہی گرے ہوئے تھے۔ غریبوں کی چیخوں ضعیفوں کے نالے عرش الٰہی کو جنبش دے رہے تھے۔ غرض کہ دُنیا کی ہر بُرائی اس روئے زمین پر تھی۔ آپ عرب کے ایک رئیس گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ اور بڑے ناز و نعمت میں پروان چڑھیں۔ اللہ تعالےٰ نے کمال حسن عطا کیا تھا۔ مگر اس تاریک دنیا میں بھی آپ کا دل روشن تھا۔ آپ مجسمہ شرافت تھیں۔ آپ کو ملک عرب کی تمام بُرائیوں سے قطعی نفرت تھی۔ اور آپ کا پاکیزہ دل بچپن سے ہی نیکی کا شیدائی تھا۔ آپ نیکدل غریب پرور اور راستباز تاجرہ بھی تھیں،

مندرجہ بالا اوصاف کی بنا پر آپ کو اپنی قوم کے لوگ طاہرہ کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ کے لاکھوں کا زمرے اور نوکر چاکر تھے جو ہزاروں روپوں کا مال تجارت کے لئے باہر لیجاتے تھے۔ اور آپ انہیں منافع میں سے معقول حصہ ادا کرتیں۔ ایک جگہ پر آپ کا نکاح ہُوا۔ مگر جلد بیوہ ہو گئیں۔ صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ دوسری جگہ پھر نکاح ہُوا۔ دو لڑکے پیدا ہوئے۔ یہاں پر بھی آپ کو بیوگی کا سامنا کرنا پڑا۔ شہرت خاندانی بھی حاصل تھی. زر و مال اور خوبصورتی بھی خداوند کریم نے عطا کی ہوئی تھی۔ آپکے پاس شادی کے لئے بڑے بڑے رؤسا اور امراء کی درخواستیں آئیں لیکن آپ کو دیانتداری حق پرستی اور خوفِ خدا کسی میں بھی نظر نہ آتا تھا اس لئے آپ ہر دفعہ انکار کر دیتی تھیں۔

نبی صلعم سے نکاح

اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی رحمت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھی یعنی سردار عرب شاہ یثرب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود بھی دنیا میں مبعوث ہو چکا تھا۔ رسول اکرم صلعم نے لڑکپن کا شغل گلہ بانی ترک کر کے تجارت شروع کر دی تھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی دیانتداری حسن سلوک اور خوش اخلاقی اور نیکی نے آپ کو تمام ملک عرب میں شہرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطا کی تھی۔ انہیں خوبیوں کے باوجود قوم آپکو امین اور صادق کے لقب سے پکارا کرتی تھی۔ آپ کے ان نیک اوصاف کی خبر حضرت خدیجہؓ تک بھی پہنچی۔ انہوں نے آپ کو اپنا شریک تجارت ہونے کی دعوت دی۔ جسے آپ نے منظور کر لیا۔

حضرت خدیجہؓ نے آپکو اپنے دیگر ملازموں کے ہمراہ غیر ممالک میں تجارت کے لئے بھیجا۔ تو آپ نے اس کام کو نہایت ایمانداری اور دیانت داری سے نبھایا۔ اور آپکو ہر دفعہ امید سے زیادہ نفع ہوا۔ آپ کے نیک اطوار ہی کو دیکھکر حضرت خدیجہؓ نے آپکو نکاح کا پیغام بھیجا جسے رسول اکرم نے اپنے چچا کی رضامندی حاصل کر کے قبول فرمایا نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ برس اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ تھی۔

اس شادی میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت تھی۔ تبلیغ توحید ہونے والی تھی۔ بت پرستوں نے ہر ممکن اذیتیں پہنچانی تھیں۔ رسول اکرم صلعم کو طرح طرح کی تکلیفوں کا سامنا کرنا تھا۔ لہذا ایسے پیغمبر خدا کے لئے بیوی بھی ایسے بڑے دل والی ہونی لازمی تھی۔ جو مصائب و آلام میں بھی خوش رہنا جانتی ہو کفار کے ظلموں کے زمانہ میں نبی صلعم کو تسلی وتشفی دے سکتی۔

مشرف بہ اسلام ہونا

میاں بیوی بہت خوش و خرم زندگی بسر کر رہے تھے ایک دن غار حرا میں پہلی بار رسول اکرم صلعم پر وحی نازل ہوئی۔ آپ دہشت سے کانپنے لگے۔ اور آپ پر خدا تعالیٰ کا خوف طاری ہو گیا۔ پھر آپ اسی حالت میں گھر کو رخ کیا۔ اور آکر حضرت خدیجہؓ کو فرمایا۔ کہ جلدی مجھے کمبل اوڑھا دو۔ مجھے سخت سردی محسوس ہو رہی ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے تین چار کمبل اوڑھا دیئے لیکن جلال ربانی کی دہشت نہ کم ہونی تھی۔ نہ ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ خود گھبرا گئیں کہ الٰہی یہ دفعتہً کیا معاملہ ہو گیا۔ آخر کچھ طبیعت سنبھلنے پر رسول اکرم نے تمام سرگذشت سنائی۔ جسطرح نسیم بہاری اور باد صرصر کے جھونکوں سے کلیاں شگفتہ وشاداب ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح حضرت خدیجہؓ کا دل بھی اس غیبی بشارت سے بلیوں اچھلنے لگا۔ اور نبی صلعم کو تسلی دی۔ کہ گھبرایئے نہیں۔ آپ غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ مصیبت زدوں کے غمگسار ہیں۔ یتیموں کے ہمدرد ہیں۔ خدا آپ پر کوئی مصیبت نازل نہ کریگا۔ جو کچھ آپ نے مجھے سنایا ہے۔ اس سے میرا دل گواہی دے رہا ہے۔ کہ خداوند کریم نے آپ کو کسی بڑے کام کے لئے چنا ہے۔ اور آپ دنیا میں مہر درخشاں ہو کر چمکیں گے۔ جب رسول اکرم کو ذرا سکون نصیب ہوا۔ تو حضرت خدیجہؓ انہیں اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ یہ انجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان کے پاس آ کر تمام حال کہہ سنایا۔ ورقہ بن نوفل یہ سنتے ہی خوشی سے اچھل پڑے اور مبارکباد دی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام دنیا کا رہبر چن لیا ہے۔ اور آپ دنیا کو صراط مستقیم پر لائیں گے۔ اپنے خیالات کی تائید پا کر حضرت خدیجہؓ خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔ اور جسطرح شب دیجور کے بعد نورانی سحر کی آمد یقینی ہوتی ہے۔ عین اسی طرح انہیں اپنی دلی مرادیں بر آنے کی یقینی امید ہو گئی۔ آخر کار خدا تعالےٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ وحدت کا حکم ملا۔ اور پیغمبری بخشی گئی۔ بتوں کے نام پر اپنی گردنیں تہ تیغ کرنے والے عربوں کو دعوتِ حق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف بُلانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے ساتھ شاملِ حال تھی۔ اور آپ اس کام میں ذرا نہ جھجکے۔ اور سب سے پہلے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضؓ کو پیغام حق سُنایا۔ آپ نے قبول کر لیا۔ اور خواتین میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

یادِ رفتگان

آہ ثریّا نگہت

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

یہ خبر نہایت رنج والم سے لکھتی ہوں۔ کہ لاہور کی جنرل صدر کی بڑی لڑکی اور میری بڑی بہن ثریّا نگہت ۲۰ دسمبر ۱۹۵۰ء بروز بدھ کو اس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھاریں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اپنے دل میں سلسلہ کی خدمات کا بہت بلند شوق رکھتی تھیں چنانچہ اسی کے ساتھ اس نے لجنہ کا تحریری کام کیا۔ جلسوں کی کاروائیاں اور رپورٹیں یہ سب اس کے زورِ قلم کا نتیجہ تھے۔ علم حاصل کرنے کا بھی بہت شوق رکھتی تھیں۔ ادیب عالم کا امتحان گذشتہ سال پاس کیا۔ ادیب فاضل میں داخل ہونے کا ارادہ کر رہی تھیں۔ کہ اچانک دماغ میں کوئی ایسی بیماری واقع ہوئی۔ جس سے آنکھوں کا نور بلکہ زندگی کا ماحصل ہی چھن گیا۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہ ہُوا۔ اور آخر کار سات ماہ کی مسلسل تکلیف دِہ بیماری نے اس کی جانِ حزیں ہی لیکر چھوڑی۔ اور وہ اپنے ساتھ بہت سی حسرتیں لیکر لحد میں جا کر سوئی۔ جو کبھی موت کے نام سے گھبراتی تھی۔ آج خود موت کی آغوش میں سو رہی ہے …… آہ وہ کتنی شفیق اور محبت کرنیوالی بہن تھی۔ اُن ماں باپ کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جن کی اتنی جوان بیٹی عین جوانی میں داغ دے جائے۔ آہ دل اسکی جدائی سے پاش پاش ہے۔ قلم اس کی رحلت کی خبر لکھتے ہوئے کانپ رہا ہے۔ آنکھوں سے اشک سرتاپائے درد بن بن کر بہہ رہے ہیں۔ تابِ فغاں باقی نہیں۔ آخر دل کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

اے اللہ تو ہی ان ٹوٹے ہوئے دلوں کا آسرا ہے، تیری مرضا ہی ہماری رضا ہے۔

آخر میں میں تمام مصباحی بہنوں سے دردِ دل کے ساتھ دعا کی عرضداشت کرتی ہوں۔ کہ بہنیں دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب سے نوازے۔ اور ہم غمزدوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محمودہ نسرین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید باتیں!

۱۔ انڈے کی سفیدی میں ان بجھا چونا ملا کر لئی سی بنا کر اس سے ٹوٹے ہوئے برتن جوڑ دیں۔ خشک ہونے پر سخت ہو جائیگا۔

۲۔ کوئلوں کا سفوف گلدان میں ڈالنے سے پھول ایک ہفتہ تک تازہ رہ سکتے ہیں۔

۳۔ سمندر جھاگ شیشے پر ملنے سے اس کی چکناہٹ دُور ہو کر صاف ہو جاتا ہے۔

۴۔ آملے کا مربہ دو سال تک متواتر کھانے سے بڑھاپے میں آنکھوں میں موتیا نہیں اُترتا۔ اور دماغ کمزور نہیں ہوتا۔

۵۔ اگر انڈوں کو محفوظ رکھنا ہو۔ تو انڈوں پر اچھی طرح تیل مل دیں۔ اس سے مسام بند ہو جائیں گے۔ گندی ہوا اندر نہ جانے پائے گی۔ اور انڈے خوب تر رہیں گے۔

۶۔ آم کے مُنہ پر شہد لگا کر رکھا جائے۔ تو ایک سال تک ٹھیک رہ سکتا ہے۔

۷۔ اگر کوئی زہریلا جانور کاٹ لے۔ تو اس پر لیموں کا رس ملیں۔ اچھا ہو جائے گا۔ اور زہر کو پھیلنے نہیں دیگا۔

۸۔ جلد کو ملائم کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ گلیسرین ایک حصّہ عرق گلاب دو حصّہ، عرق لیموں دو حصّہ یہ سب چیزیں اچھی طرح ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ اس سے چہرہ ملائم اور رنگت میں نکھار آجائے گا۔

۹۔ بچھو کاٹ جائے۔ تو زخم پر مولی کا پانی لگائیں بہت جلد آرام آجائے گا۔

۱۰۔ صبح سویرے اگر پانی کے ایک گلاس میں نصف لیمو نچوڑ کر پی لیا جائے تو خون صاف ہوتا ہے۔ اور تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔

۱۱۔ خشک آملے بیس تولہ، کھجور ایک تولہ، لیموں کا ست چھ ماشہ، سریوں سفید نصف سیر پختہ، سب کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور اس میں سے حسب ضرورت لیکر پانی میں بھگو دیں اس سے بالوں کو دھونے سے بال نہایت عمدہ اور صاف ہو جاتے ہیں۔ نیز نہایت ملائم اور چمکیلے رہتے ہیں۔

امۃ الرشید بنت چوہدری دوست محمد صاحب۔ ربوہ

مرغ کا سیخ کباب

مرغ ثابت ایک، دھنیا، سُرخ مرچ لہسن، پیاز، ادرک، دہی، زیرہ، لونگ، سیاہ مرچ، الائچی کلاں، گھی، نمک، یہ سب چیزیں حسب ضرورت لیکر خوب پیس لیں۔ گھی ایک چھٹانک۔ اور دہی آدھ پاؤ وزن میں ہوں۔

ذبح شدہ مرغ کو اچھی طرح صاف کر کے اس کو چھری کے ساتھ خوب گود لو۔ اور باریک پیا ہوا مصالحہ دہی میں ملا کر تمام مرغ کے اندر باہر مل دیں۔ پیٹ میں گھی لگا دیں۔ پھر اس کو بڑی سی سیخ لے کر مرغ کو اس میں کھبو لو۔ اور کوئلوں کی ہلکی ہلکی آنچ پر اسکو چاروں طرف سے سرخ کرو۔ جب یکساں چاروں طرف سے سرخ ہو جاوے۔ تو اتار کر نوش فرمائیں۔

امۃ الرشید فرحت عدو کلمی (سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلامی سے ایک ورق

(فرانسیسی سے اردو ترجمہ)

از محمودہ بیگم اہلیہ محمد ابراہیم خلیل
مبلغ اٹلی و افریقہ

ترقی تجارت

خلفائے اسلام کی مملکت میں جیسی وسعت اور پیداوار کی کثرت اور ممالک کی بہتات تھی۔ اسے دیکھتے ہوئے تمدن کی تکمیل اور شارع اسلامؐ کے حکم کسب معیشت کی بجاآوری کیلئے تجارت کی طرف عثمانی حکومت منعطف ہوئی اور عربوں نے راستوں کو پُرامن بنانے میں بہت کوشش کی۔ قافلوں کی منزلوں اور فرودگاہوں پر کنوئیں اور باؤلیاں بنائیں۔ امن راہ اور وسائل سفر کی آسانیاں پاکر تجارت کا بازار گرم ہوگیا۔ اور اسکی خوب اشاعت ہوئی سپین، بربر، مصر، حبش، بلادِ عرب، ممالکِ ایران، روس، ہند، چین اور اُن ملکوں کی پیداوار جو بحر جرجان کے ساحل پر واقع ہیں، مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، دمشق، بغداد موصل اور مدائن کو آتی رہتی تھی۔ اور ادھر کے محصولات کا تبادلہ مذکورہ بالا ممالک سے ہوا کرتا تھا۔

سپین اور ایشیا کے ممالک کے مابین مشرقی جہت سے تعارف اور تجارت کے تعلقات قائم تھے۔ اور مغربی جانب ممالک یورپ تھے۔ انہیں ایام میں ایک عرب تاجروں کا جہاز آبنائے جبل الطارق کو عبور کرنے میں بھی کامیاب ہوا تھا۔ مگر اس سے نکلکر بحرِ محیط غربی میں داخل ہوتا تھا۔ کہ بادِ مخالف اور طوفانی ہوا سے دوچار ہوگیا۔ اور ساحل پر چڑھ گیا۔ اس سبب سے مسافرانِ جہاز جزیرہ اسود اور امریکہ کے حالات نہ معلوم کرسکے۔ ورنہ مسلمانوں نے ان جزائر کا بھی پتہ چلا لیا ہوتا۔ اور جب مسلمان قدیم براعظم میں ہر جگہ پھیل گئے تو جہاں وہ پہنچے وہاں برابر ہر مقام میں انسانی دستکاریوں کو رواج دیا اور اُن کے آگے بڑھانے میں کوشش سے کام لیا۔ سپین کا ملک اپنے کارخانوں کی ساختہ اشیاء اور اپنی پیداوار، گنا، چاول، روئی، زعفران، سونٹھ، عنبر، انزاق، پستہ، بادام، توتِ حنا اور بحلب اور معدنی پیداوار از قسم گندھک، پارہ، تانبا، لوہا وغیرہ سے دیگر ملکوں کی پیداوار تبادلہ میں لیا کرتا تھا۔ اور اہلِ ایشیا کو سپین کے بنے ہوئے خود، زرہیں قرطبہ کے ساختہ فرش جو چمڑے کے ہوتے تھے۔ طلیطلہ کی بنی ہوئی تیز دھار کی انیاں، مرسیہ کی بانات، غرناطہ اور المریہ اور اشبیلیہ کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے اور شہر الصلیبہ کا بنا ہوا کاغذ بڑے شوق سے خرید کیا کرتے تھے اندلس میں تمام جگہوں پر دیہات میں زیتون کے درخت عام تھے۔ ان مواضع میں ایک لاکھ بڑے بڑے زیتون کے باغ اور روغن زیتون کے تیار کرنے کے کارخانے تھے۔ اور اندلس کا صوبہ اپنے میوے یورپ کو بھیجا کرتا تھا۔ اہلِ سپین اپنے شہروں کے بنے ہوئے سامان غیر ممالک کو بغرضِ تجارت روانہ کرتے تھے اور یورپ کے مسیحی باشندے بحری حقوق کے قوانین عربوں ہی سے سیکھتے تھے۔

اندلس میں شہر طلیطلہ کی آبادی دو لاکھ نفوس کی تھی اور اشبیلیہ میں تین لاکھ آبادی تھی۔ آجکل ۲۵ ہزار اور ۹۶ ہزار کی ہے شہر قرطبہ چالیس میل لمبا تھا۔ اسمیں ساٹھ ہزار بڑے بڑے محل ۲۸۳۰۰ چھوٹے چھوٹے محل تھے۔ آجکل آبادی نصف لاکھ بھی نہیں ہے اشبیلیہ شہر میں صرف اُونی اور ریشمی کارخانہ جات چھ ہزار تھے۔ ریشمی

(باقی برصفحہ ۴۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

(نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۸۴۳ میں صمد النساء بیگم بنت مولوی سید محمد رضوی صاحب ساکن حیدر آباد دکن حال مقیم سولجر بازار کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر جون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت نہ کوئی آمد ہے۔ اور نہ کوئی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ البتہ منقولہ جائداد میں سے اس وقت میرے پاس چار سونے کی چوڑیاں وزنی قریباً ۹ تولے کے اور ہاتھوں کے ٹپس قریباً ایک تولہ اور ایک چاندی کا برتن وزنی قریباً بارہ تولے۔ ان تمام چیزوں کی قیمت قریباً -/۹۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ رقم ادا نہ کرسکی۔ تو میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ کا حق ہوگا۔ کہ میرے بھائی سید عبدالمومن رضوی صاحب سے یہ رقم وصول کریں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:- صمد النساء بیگم

گواہ شد:- سید عبدالمومن برادر موصیہ۔

گواہ شد:- محمد نواز خاں جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۲۸۶۰ میں احمدی بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب عمر ۲۰ سال ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند اور زیور چاندی قیمتی یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ:- احمدی بی بی زوجہ نذیر احمد ارائیں۔

گواہ شد:- نذیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:- ماسٹر فضل الدین سیکرٹری مال ناصر آباد اسٹیٹ

نمبر ۱۲۸۶۷ میں محمودہ خلیل زوجہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل ساکن نصیرا ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات حال مقیم ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ -/500 روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

الامتہ:- محمودہ خلیل بقلم خود

گواہ شد:- محمد اسمٰعیل خلیل

گواہ شد:- محمد ابراہیم خلیل خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۲۸۷۷ میں آمنہ بیگم زوجہ شیخ نذیر احمد صاحب عمر ۲۱ سال ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر جون ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ -/500 روپیہ بذمہ خاوند اس کے علاوہ طلائی زیور چودہ تولہ نو ماشہ جسکی قیمت -/1475 روپیہ ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر اور کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو انجمن مذکور کو حق حاصل ہوگا۔ کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء سے وصول کریں۔

الامتہ:- آمنہ بیگم زوجہ شیخ نذیر احمد صاحب "بلاک ب" ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:- شیخ نذیر احمد خاوند موصیہ

" :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۸:- میں محمودہ شوکت اہلیہ مولوی عبدالحق صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ عمر ۱۹ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مبلغ -/۱۰۰ روپیہ حق مہر ذمہ خاوند ہے۔ نیز ایک تولہ کے زیورات طلائی دس تولے نقرئی کڑے ہیں جن کی قیمت -/۱۱۰ روپیہ ہے۔ کل جائیداد -/۲۱۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ پیدا کروں گی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الموصیہ:- محمودہ شوکت اہلیہ مولوی عبدالحق صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:- عبدالحق خاوند موصیہ۔

" :- چوہدری منظور احمد بدست خود ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۸۶:- میں محمد بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ عمر تقریباً ۵۰ سال ساکن چک نمبر ۵۶۵ ڈاکخانہ منڈیالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ راگست سنہ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت مبلغ ایک ہزار -/۱۰۰۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ حصہ جائیداد مبلغ یکصد روپیہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر کی رقم اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ بوقت وفات اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الموصیہ:- محمد بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ چک نمبر ۵۶۵ ڈاکخانہ منڈیالہ تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:- چوہدری فضل احمد خاوند موصیہ۔

" :- غلام احمد فرزند موصیہ۔

نمبر ۱۲۸۹:- میں عبدالحمید خان غزنوی ولد نیک محمد خان غزنوی عمر ۲۱ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ حال پاکستان ایئرفورس کالج رسالپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت رائل پاکستان ایئرفورس میں ملازم ہوں۔ اور مبلغ -/۱۴۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات پر جس قدر بھی جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- عبدالحمید خان غزنوی ولد نیک محمد خان صاحب۔

گواہ شد:- نیک محمد خان غزنوی

" :- محمد احمد مولوی فاضل ولد حضرت محمد اسماعیل صاحب رض

نمبر ۱۲۹۰:- میں نعیمہ بیگم زوجہ چوہدری محمد علی صاحب عمر ۲۵ سال ساکن [illegible] ڈاکخانہ خاص حال محلہ دارالرحمت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ر نومبر سنہ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۱۵۰۰ روپیہ جو خاوند سے وصول پایا ہوا ہے۔ زیورات طلائی وزنی پانچ تولے قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ کل جائیداد قیمتی -/۲۵۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مجھے دی گئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائیداد کی جو ترکہ ثابت ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

الموصیہ:- نعیمہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- چوہدری محمد علی خاوند موصیہ

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۹۰۴ میں رحمت اللہ واثق ولد منشی کرم علی صاحب عمر ۴۷ سال ساکن قادیان حال آر۔پی۔اے۔ایف۔ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ر نومبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمد مبلغ 75/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور حقدار ہوگی۔ ایک مکان پختہ محلہ دار البرکات قادیان میں تھا۔ واپس ملنے پر اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ہے۔

العبد:۔ رحمت اللہ واثق احمدی قادیانی

Adress-Pak/19726 C/o (Vasiq sw) Eq.T

89/4/1 P.R.A.F Drigh Road-Karachi

گواہ شد:۔ محمد امیر خان بقلم خود

" :۔ عبد القادر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی

نمبر ۱۲۶۶۴ میں بشیراں بیگم اہلیہ غلام قادر صاحب راجپوت ساکن چک 257 ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر 300/- روپیہ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ زیورات کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی 100/- روپیہ۔ انام طلائی وزنی 6 ماشہ قیمتی 50/- روپیہ۔ نتھ طلائی وزنی 5 ماشہ قیمتی 40/- روپیہ چھاننیاں نقرئی ۷ تولے قیمتی 23/- روپے کل جائیداد مبلغ 513/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

الامۃ:۔ بشیراں بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ غلام قادر خاوند موصیہ۔

خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۶۶۶ میں رحیم بخش ولد محمد موسیٰ خان صاحب بلوچ بنگلہ گوجر والا ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر نومبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمد مبلغ 66/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ رحیم بخش ولد محمد موسیٰ خان

گواہ شد:۔ ملک گل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ معدا

" :۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۶۸۵ میں عنایت علی ولد شیخ فقیر محمد صاحب ساکن علی پور خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک بیل قیمتی 100/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم کا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العبد عنایت علی

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد منظور احمد شاہ رخصتی وکیل المال۔

نمبر ۱۲۵۷ ۔ میں سید گلزار حسین ولد سید علی اصغر شاہ صاحب عمر ۲۵ سال ساکن چک نمبر 116 جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{47}$-8 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ 47/8/- ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری موت کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان مرکز ربوہ ہوگی۔

العبد :۔ سید گلزار حسین شاہ

گواہ شد :۔ فضل احمد بی ۔ اے ۔ ایس گکرالی ضلع گجرات

گواہ شد :۔ غلام احمد بقلم خود سیکرٹری جماعت احمدیہ گکرالی ضلع گجرات

نمبر ۱۲۵۸ ۔ میں چودھری احمد الدین ولد چودھری سردار خان صاحب عمر ۳۲ سال ساکن دھرد کے چک نمبر 433 ڈاکخانہ چک نمبر 424 ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{44}$-31 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دو کنال تیرہ مرلہ زمین ہے جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔

العبد :۔ احمد الدین بقلم خود دھرد کی چک نمبر 433 ج ۔ ب لائلپور

گواہ شد :۔ سید محمد امین شاہ دیہاتی مبلغ کھتروالی چک 312 لائلپور

" :۔ نشان انگوٹھا چودھری محمد اسمٰعیل ولد مہتاب الدین صاحب چک 433 ج ۔ ب لائلپور۔

نمبر ۱۲۵۹ ۔ میں عبد العلی ولد غلام نبی صاحب عمر ۳۰ سال ساکن جھنگ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{49}$-7 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ضلع ہوشیارپور میں مشرقی پنجاب میں چار گھماؤں زرعی زمین اور پختہ وخام رہائشی مکانوں کا چوتھا حصہ میرا ہے۔ واپس ملنے یا اسکے عوض پاکستان میں کوئی جائداد ملنے پر اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت ماہوار -/30 روپیہ آمد ہے۔ میں تا دلیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد بھی پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد :۔ عبد العلی بقلم خود چوہدری غلام حسین صاحب بی ۔ اے ۔ ایس ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ شہر

گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

" :۔ غلام حسین بی ۔ اے ۔ ایس پنشنر جھنگ شہر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ شہر

نمبر ۱۲۵۲ ۔ میں محمد بخش ولد میاں ریحان صاحب سکنہ دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس ورسنا ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{49}$-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک عدد بھینس دودھ دینے والی قیمتی مبلغ -/300 روپیہ اور نقد جمع شدہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان میں بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد بخش ولد میاں ریحان صاحب دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سدھنا ضلع ملتان

گواہ شد:۔ خاکسار سید ولائیت شاہ انسپکٹر دھایا۔

محمد رمضان سیکرٹری مال دیوا سنگھ ضلع ملتان

نمبر ۱۲۵۳:۔ میں علی محمد عبیدا قوم ارائیں ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ۔ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۹-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تین گھماؤں مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ واپس ملنے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ پاکستان میں عارضی طور پر تین ایکڑ زمین ملی ہوئی ہے۔ اسکی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ علی محمد ولد عبیدا مذکور بقلم خود

گواہ شد:۔ منشی بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۹۶ گ۔ ب۔

:۔ محمد ابراہیم۔

نمبر ۱۲۵۴:۔ میں محمود مجید احمد خاں صاحب محمد شفیع خان صاحب گولی مارگ پیر آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف ۱۰۵/- روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور میں اپنی زندگی میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

العبد:۔ محمود مجید احمد خاں احمدی

گواہ شد:۔ مسعود رشید احمد خان ایشیاٹک فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ کراچی

گواہ شد:۔ نصر اللہ خان ملک ایشیاٹک فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ کراچی

نمبر ۱۲۴۷:۔ میں محمد الدین ولد جمال الدین صاحب عمر ۴۴ سال ساکن حال رتن چک نمبر 89 .B. L ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ دو کنال کے ۱/۲ حصہ ہے۔ لیکن یہ جائداد مشرقی پنجاب میں ہے۔ اگر واپس ملی تو میرے حصے کا (۱/۱۰ حصہ) دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اس وقت پاکستان میں عارضی طور پر ایک ایکڑ زمین ملی ہوئی ہے۔ اسکی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اسوقت میرا گذارہ زمین کی آمد کے علاوہ معمولی دوکانداری پر ہے۔ اسکی آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود محمد الدین

گواہ شد:۔ محمد عنایت اللہ گجراتی واقف زندگی۔

:۔ رحمت اللہ پریذیڈنٹ [illegible]قلم خود

نمبر ۱۲۴۸:۔ میں ملک گلزار محمد ولد ملک حاجی نور احمد صاحب عمر ۲۳ سال ساکن چاہ شیخواہ ڈاکخانہ دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۹-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد 5 مرلہ زمین سفید قادیان دارالبرکات ہیں۔ ایک عدد بکری جسکی قیمت اس وقت مبلغ ۲۵/- روپیہ ایک عدد سائیکل قیمتی ۱۵۰/- روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۲۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ یا جائداد اور ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد :۔ گلزار محمد بقلم خود چاہ شیخواہ دینا پور ملتان

گواہ شد :۔ حاجی نور احمد والد موصی مذکور

" :۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۵۱۷ ۔ میں سید محمد سرور شاہ ولد ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب پوسٹ بکس نمبر ۳۷۶ دار السلام ٹانگانیکا ایسٹ افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ -/625 شلنگ پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان ہوگی۔

العبد :۔ سید محمد سرور شاہ ایم۔ اے پوسٹ بکس 376 دار السلام ٹانگانیکا۔ [illegible] ایسٹ افریقہ

گواہ شد :۔ عبد الکریم بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار السلام ٹانگانیکا۔ ایسٹ افریقہ

" :۔ فضل کریم لون فنانشل سیکرٹری جماعت احمدیہ دار السلام ٹانگانیکا۔ ایسٹ افریقہ

نمبر ۱۲۳۸۹ ۔ میں چوہدری علی محمد ولد دولت خان صاحب عمر ۴۵ سال ساکن چک ۴۹۷ ج۔ ب ڈاکخانہ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد بزرگوار خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اور ہماری ساری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس وقت میں معمولی تجارت کے ذریعہ گزارہ کر رہا ہوں۔ سر دست مجھے اندازاً -/20 روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کر دوں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ علی محمد خان بقلم خود دوکاندار چک ۴۹۷ ج۔ ب ڈاکخانہ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ

گواہ شد :۔ حیات خان صحابی موصی سیکرٹری مال جماعت چک ۴۹۶ ضلع جھنگ

" :۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۲۴۱۸ ۔ میں محمد اقبال وصیتی ولد مولوی محمد زاہد صاحب صحابی عمر ۲۰ سال ساکن شورکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ سر دست میں ایک معمولی تجارت کر رہا ہوں جسکے ذریعہ اندازاً پچاس روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ والد صاحب بفضل خدا ابھی زندہ ہیں۔ اور وہ ساری جائداد کے واحد مالک ہیں۔ میں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :۔ محمد اقبال بقلم خود ولد مولوی محمد زاہد صاحب صحابی۔ شہر شورکوٹ۔

گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ

" :۔ حکیم عبد الرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر۔ ضلع جھنگ۔